MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)

مدرسۃ القائم

محمد رسول اللہ

شہادتِ پیغمبرِ اکرم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

+923332136992

facebook.com/madrasatulqaaim

شہادتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ

شیخ مفیدؒ کا نظریہ

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ زہر خورانی کے نتیجے میں شہید ہوئے

شیخ مفید رضوان اللہ تعالی علیہ
نے لکھا ہے کہ:

رسول الله صلي الله عليه و آله محمد بن عبد الله...
و قبض بالمدينة مسموما يوم الاثنين لليلتين بقيتا من صفر....

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا 28 صفر پیر کے دن
مدینہ میں مسموم ہو کر دنیا سے
رخصت ہوئے تھے۔۔

الشيخ المفيد، محمد بن محمد بن النعمان ابن المعلم أبي عبد الله العكبري البغدادي (متوفى413 هـ)
، المقنعة، ص456، تحقيق و نشر: مؤسسة النشر الإسلامي التابعة لجماعة المدرسين ـ قم

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
+923332136992
facebook.com/madrasatulqaaim

+923332136992
facebook.com/madrasatulqaaim

شہادتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
مدرسۃ القائم

وقتِ آخر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ سے حضرت فاطمہ علیہا السلام کی گفتگو

غم سے نڈھال فاطمہ زہرا علیہا السلام آئیں، اپنے والد کو حسرت سے دیکھنے لگیں کہ وہ عنقریب اپنے رب سے جا ملیں گے، پریشان حال میں والد کے پاس بیٹھ گئیں، آنکھیں اشکبار ہیں اور زبان پر یہ شعر ہے : وابیض یستسقی الغمام بوجھه ۔۔ثمال الیتامیٰ عصمة الارامل

نورانی چہرہ جس کے وسیلہ سے بارش طلب کی جاتی ہے
وہ یتیموں کی پناہ گاہ اور بیوہ عورتوں کا نگہبان ہے

اسی وقت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ نے اپنی آنکھیں کھول دیں اور آہستہ سے فرمایا:
بیٹی یہ تمہارے چچا ابو طالبؑ کا شعر ہے، اس وقت یہ نہ پڑھو بلکہ یہ آیت پڑھو:

اور محمد تو صرف ایک رسول ہیں جن سے پہلے بہت سے رسول گزر چکے ہیں کیا
اگر وہ مر جائیں یا قتل ہو جائیں تو تم اُلٹے پیروں پلٹ جاؤ گے تو جو بھی ایسا کرے گا
وہ خدا کا کوئی نقصان نہیں کرے گا اور خدا تو عنقریب شکر گزاروں کو ان کی جزا دے گا

(سورۃ آل عمران۔آیت144)

(طبقات الکبریٰ ج2 ص 247)
(تاریخ کامل ج2 ص 219)

+923332136992
facebook.com/madrasatulqaaim

+923332136992
facebook.com/madrasatulqaaim

شہادتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ

سلام اور خدا کی رحمت و برکات ہوں آپ پر اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ۔ اے اللہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ اِنہوں نے ہر اُس چیز کی تبلیغ کی جو تو نے ان پر نازل کی ، اپنی امّت کو نصیحت کی اور راہِ خدا میں جہاد کیا یہاں تک کہ خدا نے اپنے دین کو عزت بخشی اور اس کی بات پوری ہو گئی۔ اے اللہ ہمیں ان لوگوں میں قرار دے جو ان چیزوں کا اتباع کرتے ہیں جو تو نے ان پر نازل کی ہیں اور ان کے بعد ہمیں ثابت قدم رکھ ہمیں اور انہیں یکجا کر دے۔ اس پر لوگوں نے آمین کہا۔ پھر دوسرے مَردوں نے ان کے بعد عورتوں نے اور سب کے بعد لڑکوں نے آپ کے جنازہ پر نماز پڑھی۔۔

(طبقات الکبریٰ ج2 ص 291)

+923332136992 facebook.com/madrasatulqaaim

+923332136992 facebook.com/madrasatulqaaim

شہادتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وصیّت

آگاہ ہوجاؤ۔! میں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے ربّ کے پاس جارہا ہوں اور میں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑ کر جارہا ہوں۔ اگر تم اِن سے متمسّک رہو گے تو ہرگز گمراہ نہ ہو گے۔

۱۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب جو تمہارے سامنے ہے جس کی تم صبح شام تلاوت کرتے ہو۔ پس تم فخر و تکبّر نہ کرنا، حسد نہ کرنا، ایک دوسرے پر غضب نہ کرنا۔ تم ایک دوسرے کے بھائی بن کر رہو جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو حکم دیا ہے۔

۲۔ اور میں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہارے درمیان اپنی عترت و اہلِ بیت علیہم السلام کو خلیفہ بنا کر جارہا ہوں اور میں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ لوگوں کو اُن کے بارے میں وصیّت کرتا ہوں۔۔۔

(امالی شیخ مفیدؒ۔ اردو ترجمہ۔ ص 89)

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
+923332136992
facebook.com/madrasatulqaaim

+923332136992
facebook.com/madrasatulqaaim

شہادتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ

جنازۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تلاوتِ قرآن و درود

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا

جب امیر المومنین علی علیہ السلام، رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے غسل و کفن و حنوط سے فارغ ہو گئے تو آپ علیہ السلام نے لوگوں کو اجازت دی کہ تم میں سے دس دس افراد کا گروہ داخل ہو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر **درود** پڑھے۔ پس دس دس کے گروہ کی شکل میں نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حجرۂ اقدس میں داخل ہوتے رہے اور امیر المومنین علیہ السلام نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور لوگوں کے درمیان کھڑے ہو کر قرآن کی یہ آیت تلاوت فرماتے:

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ ۚ
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

لوگ بھی امیر المومنین علیہ السلام کے ساتھ اِس آیت کی تلاوت فرماتے اور **درود** پڑھتے...

(امالی شیخ مفیدؒ۔ اردو ترجمہ۔ ص 63)

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
مدرسۃ القائم
+923332136992
facebook.com/madrasatulqaaim

+923332136992
facebook.com/madrasatulqaaim

شہادتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ

عظّم الله أجورنا و أجوركم بذكرى إستشهاد نبى الرحمة ﷺ

امام علی علیہ السلام نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کو غسل و کفن دیتے ہوئے فرمایا:

..... میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قربان ہوں

ہمیں بھی اپنے پروردگار کے پاس یاد کیجئے گا

اور ہمارا خیال رکھئے گا۔۔

(نہج البلاغہ۔ خطبہ ۲۳۳)

+923332136992 facebook.com/madrasatulqaaim

+923332136992 facebook.com/madrasatulqaaim

شہادتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ

facebook.com/madrasatulqaaim
+923332136992
MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
مدرسۃ القائم

رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی زہر سے شہادت پر حاکم نیشاپوری کی تحقیق

اہل سنت کے معروف عالم اپنی معتبر کتاب المستدرک علی الصحیحین میں لکھتے ہیں کہ:

ثنا داود بن يزيد الأودي قال سمعت الشعبي يقول والله لقد سم رسول الله صلى الله عليه وسلم وسم أبو بكر الصديق وقتل عمر بن الخطاب صبرا وقتل عثمان بن عفان صبرا وقتل علي بن أبي طالب صبرا وسم الحسن بن علي وقتل الحسين بن علي صبرا رضي الله عنهم فما نرجو بعدهم.

داود بن یزید کہتا ہے کہ میں نے شعبی سے سنا ہے کہ اس نے کہا ہے کہ:

خدا کی قسم رسولؐ خدا اور ابو بکر کو زہر دے کر شہید کیا گیا تھا اور عمر، عثمان اور علیؑ بن ابیطالبؑ کو شمشیر سے قتل کیا گیا تھا، جبکہ حسنؑ بن علیؑ کو بھی زہر سے اور حسینؑ بن علیؑ کو شمشیر سے قتل کیا گیا تھا۔

الحاكم النيسابوري، ابو عبد الله محمد بن عبد الله (متوفى 405هـ)، المستدرك على الصحيحين، ج3، ص61، ح4395، تحقيق: مصطفي عبد القادر عطا، ناشر: دار الكتب العلمية - بيروت

+923332136992 facebook.com/madrasatulqaaim

شہادتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زہر سے شہید ہونے پر حضرت امیرالمومنین امام علیؑ کی گواہی

محمد بن حنفیہ کہتے ہیں کہ میرے والد نے فرمایا: مجھے میری اُس جگہ جہاں میں ہمیشہ نماز پڑھتا ہوں منتقل کرو۔
ہم نے آپؑ کو اُس جگہ منتقل کر دیا۔ امام حسین علیہ السّلام نے روتے ہوئے فرمایا: بابا ہمارے لئے آپ کے بعد کون ہے؟
آج ایسا ہی دن ہے جس طرح ہم نے اپنے جدّ بزرگوار کو کھویا تھا؟ امام علی علیہ السّلام نے امام حسینؑ کو صبر کی تلقین فرمائی۔
گھر کے باہر سے رونے کی آوازیں آرہی تھی اور امام علی علیہ السّلام کی آنکھوں سے اشک جاری تھے
امام حسن و حسین علیہما السّلام کو سینے سے لگایا اور اپنی اولاد کی طرف نگاہیں دوڑائیں اور اس کے بعد بے ہوش ہوگئے۔
اور جب ہوش میں آئے تو فرمایا: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھی ایسی حالت طاری ہوئی تھی کیونکہ اُن کو بھی زہر دیا گیا تھا۔
امام حسین علیہ السّلام نے دودھ کا پیالہ تھمایا آپؑ نے تھوڑا سا نوش فرمایا اور اس کے بعد فرمایا:
باقی دودھ اسیر کے لئے لے جاؤ۔ محمد بن حنفیہ مذید فرماتے ہیں کہ: بیس رمضان کی رات کو میں اپنے والد کے پاس تھا
جبکہ زہر آپؑ کے سرِ مبارک سے لیکر پیروں تک پھیل گیا تھا اور آپؑ نے اُس رات کی نماز بیٹھ کر پڑھی
اور ہم لوگوں کو کچھ مسائل کی وصیّت فرمائی اور ہم کو صبر اور بُردباری کی تلقین فرمائی یہاں تک کہ صبح ہوگئی۔

(بحار الانوار۔ علّامہ مجلسیؒ۔ جلد 42۔ صفحہ 288)

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
مدرسۃ القائم
www.facebook.com/madrasatulqaaim
+923332136992
facebook.com/madrasatulqaaim

شہادتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
مدرسۃ القائم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زہر سے شہادت پر امامِ حسنؑ کی گواہی

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام اپنے اجداد سے نقل کرتے ہیں کہ امامِ حسنؑ نے اپنے اہل بیتؑ سے فرمایا:

میں زہر کے اثر سے اس دنیا سے جا رہا ہوں جس طرح رسولؐ اللہ زہر کے اثر سے اِس دنیا سے رخصت ہوئے۔

روي عن الإمام الصادق (عليه السلام) عن آبائه :
أن الإمام الحسن (عليه السلام) قال لأهل بيته :
إني أموت بالسم ، كما مات رسول الله (صلى الله عليه وآله)---- الخ

(مناقب آل أبي طالب ج3 ص25 / بحارالانوار۔ مجلسی ج44 ص153)

www.facebook.com/madrasatulqaaim

+923332136992 facebook.com/madrasatulqaaim

شہادتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
facebook.com/madrasatulqaaim
+923332136992

عظم اللہ اجورکم

رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی شہادت پر صحابی رسول

حضرت عبداللہ ابن مسعود کی قسم کھا کر گواہی

حدثنا عبد اللَّهِ حدثني أبي ثنا عبد الرَّزَّاقِ ثنا سُفْيَانُ عَنِ الأَعْمَشِ عن عبد اللَّهِ بن مُرَّةَ عن أبي الأَحْوَصِ عن عبد اللَّهِ قال لأَنْ أَحْلِفَ تِسْعاً أن رَسُولَ اللَّهِ صلي الله عليه وسلم قُتِلَ قَتْلاً أَحَبُّ الي من أَنْ أَحْلِفَ وَاحِدَةً انه لم يُقْتَلْ وَذَلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ جَعَلَهُ نَبِيًّا وَاتَّخَذَهُ شَهِيداً.

عبداللہ بن مسعود سے روایت نقل ہوئی ہے کہ، اس نے کہا ہے کہ:

اگر میں 9 بار قسم کھاؤں کہ رسولؐ خدا کو شہید کیا گیا تو یہ بات میرے لیے زیادہ پسندیدہ تر ہے اس سے کہ میں ایک بار قسم کھاؤں کہ رسولؐ خدا کو قتل نہیں کیا گیا، کیونکہ خداوند نے ان کو پیغمبر اور شہید کہا ہے۔۔

الصنعاني، ابو بكر عبد الرزاق بن همام (متوفى 211هـ)، المصنف، ج5، ص269، ح9571، تحقيق حبيب الرحمن الأعظمي، ناشر: المكتب الأسلامي - بيروت

الزهري، محمد بن سعد بن منيع ابو عبد الله البصري (متوفى 230هـ)، الطبقات الكبري، ج2، ص201، ناشر: دار صادر - بيروت؛

الشيباني، ابو عبد الله أحمد بن حنبل (متوفى 241هـ)، مسند أحمد بن حنبل، ج1، ص408، ح3873؛ ج1، ص434، ح4139، ناشر: مؤسسة قرطبة - مصر؛

ابن كثير الدمشقي، ابو الفداء إسماعيل بن عمر القرشي (متوفى 774هـ)، البداية والنهاية، ج5، ص227، ناشر: مكتبة المعارف - بيروت؛

ابن كثير الدمشقي، ابو الفداء إسماعيل بن عمر القرشي (متوفى 774هـ)، السيرة النبوية، ج4، ص449، طبق برنامه الجامع الكبير؛

السيوطي، جلال الدين عبد الرحمن بن أبي بكر (متوفى 911هـ)، الحاوي للفتاوي في الفقه وعلوم التفسير والحديث والاصول والنحو والاعراب وسائر الفنون، ج2، ص141، تحقيق: عبد اللطيف حسن عبد الرحمن، ناشر: دار الكتب العلمية - بيروت

+923332136992
facebook.com/madrasatulqaaim

شہادتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زہر کے نتیجے میں شہادت پر آیت اللہ جواد تبریزی کا نظریہ

آیت اللہ میرزا جواد تبریزی اپنی کتاب
الانوار الالہیۃ فی المسائل العقائدیۃ میں ایک سوال
کے جواب میں لکھتے ہیں کہ

سوال : کیا رسول اللہ کی رحلت زہر خورانی کے نتیجے میں ہوئی ؟
اسکی کیا دلیل ہے ؟

جواب : معتبر روایات میں آیا ہے کہ رسول اللہ کو زہر دیا گیا تھا

السوال: هل مات رسول الله مسموما؟ وما الدليل على ذلك؟

الجواب: بسم تعالى ورد في رواية معتبرة أنّه صلّى الله عليه وآله وسلّم أعطي السم

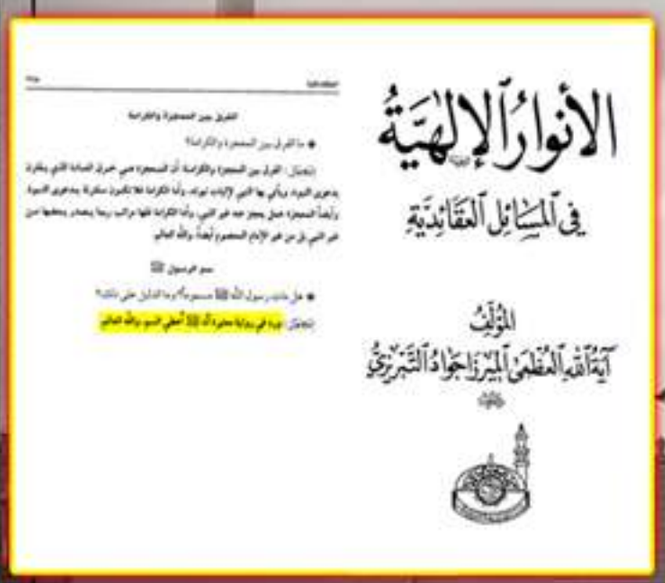

+923332136992
facebook.com/madrasatulqaaim

شہادتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ

وآ أبتاہ وآ محمداہ

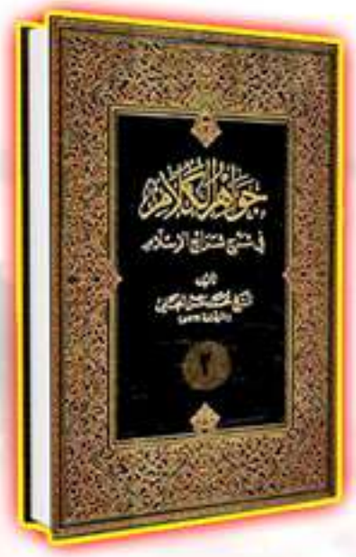

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زہر خورانی کے نتیجے میں شہادت پر صاحب کتاب جواہر الکلام شیخ محمد حسن نجفیؒ کا نظریہ

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ 63 سال کی عمر میں 28 صفر 11 ہجری کو زہر کے نتیجے میں شہید ہوئے۔۔

وقبض بالمدينة يوم الاثنين لليلتين بقيتا من صفر سنة إحدى عشرة من الهجرة، وقيل لاثني عشرة ليلة بقيت من شهر ربيع الأول، وله من العمر ثلاث وستون سنة، وفي التحرير قبض مسموما

جواهر الكلام في شرح شرائع الاسلام. ج20 ص79. ط دار احياء التراث العربي

+923332136992

facebook.com/madrasatulqaaim

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)

مدرسۃ القائم

+923332136992 facebook.com/madrasatulqaaim

شہادتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ

رسول اللہ کی زہر خورانی کے نتیجے میں شہادت پر صاحبِ تفسیر البیان ، شیخ طبرسیؒ کا نظریہ

فضل بن حسن الطبرسی, تفسیرِ مجمع البیان کی جلد نمبر 9 میں لکھتے ہیں کہ

فَكَانَ الْمُسْلِمُونَ يَرَوْنَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ص مَاتَ شَهِيداً مَعَ مَا أَكْرَمَهُ اللَّهُ بِهِ مِنَ النُّبُوَّةِ

مسلمان اس بات پر اعتقاد رکھتے ہیں کہ پیغمبرِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ نے نبوت کی فضیلت کے ساتھ شہادت کی موت کی فضیلت بھی عطا کی تھی

مجمع البیان فی تفسیر القرآن. ج9 ص156. ط دار المرتضی

+923332136992
facebook.com/madrasatulqaaim
MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)

+923332136992
facebook.com/madrasatulqaaim

شہادتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ

رسول اللہ ﷺ کی مسمومیت پر شیخ طوسیؒ کا نظریہ

شیخ طوسیؒ نے اپنی کتاب تہذیب الاحکام میں لکھا ہے کہ:

محمد بن عبد الله... وقبض بالمدينة مسموما يوم الاثنين لليلتين بقيتا من صفر سنة عشرة من الهجرة.

محمد بن عبداللہ رسول خدا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) 28 صفر پیر کے دن مدینہ میں زہر سے مسموم ہو کر دنیا سے رخصت ہوئے تھے۔۔

الطوسي، الشيخ ابوجعفر، محمد بن الحسن بن علي بن الحسن (متوفى460هـ)، تهذيب الأحكام، ج6 ص2، تحقيق: السيد حسن الموسوي الخرسان، ناشر: دار الكتب الإسلامية ـ طهران

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)

+923332136992

facebook.com/madrasatulqaaim

+923332136992 facebook.com/madrasatulqaaim

شہادتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ

۲۸ صفر

معصومینؑ کی شہادت کی روایت کے معتبر ہونے پر
آیت اللہ میرزا جواد تبریزیؒ کا فتوی

الإمام مقتول أو مسموم

- هل الإمام الرضا (عليه السلام) مات مقتولاً أو مسموماً؟

بسمه تعالى: قد روي بطريق معتبر عن الإمام الرضا (عليه السلام) **أنّه قال ما منّا إلاّ مقتول شهيد**(٢٩٠)، **والله العالم.**

آیت اللہ میرزا جواد تبریزی اپنی کتاب الأنوار الالہیۃ میں لکھتے ہیں کہ امام علی رضاؑ سے معتبر روایت ہے کہ ہم میں سے کوئی ایسا نہیں مگر یہ کہ وہ قتل کیا جائے۔۔

بسم تعالى: قد روى بطريق معتبر عن الامام الرضا عليه السلام، ما منّا إلاّ مقتول

كتاب الأنوار الالهية في مسائل العقائدية،
آية الله العظمي الميرزا جواد التبريزي قدس سره

+923332136992
facebook.com/madrasatulqaaim
MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
مدرسۃ القائم

+923332136992
facebook.com/madrasatulqaaim

شہادتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ

السلام علیک یا خاتم الانبیاء والمرسلین محمد رسول اللہ

آیت اللہ سیّد محمد صادق روحانی فرماتے ہیں کہ
تحقیقات کا نتیجہ ہے کہ رسول اللہ مسموم ہوکر دنیا سے گئے

آیت اللہ سیّد محمد صادق الروحانی اپنے فتوی میں فرماتے ہیں کہ

تحقیقات سے جو نتیجہ ہمارے ہاتھ میں آتا ہے وہ یہ ہے کہ رسولؐ اللہ تریسٹھ سال کی عمر میں مدینہ منورہ میں اٹھائیس صفر پیر کے روز سن گیارہ ہجری میں زہر کے نتیجے میں اس دنیا سے کوچ کر گئے اور روایات خاص اس مطلب پر دلالت کرتی ہیں

جس میں ایک وہ روایت بھی ہے جس کی سند بھی معتبر ہے اور

اس سے اس مطلب کی تائید ہوتی ہے کہ امام جعفرِ صادق نے فرمایا کہ

ہم (اہلبیتؑ) میں سے کوئی ایسا نہیں مگر یہ کہ قتل ہو یا اسے زہر دیا جائے

استفتاء: آیا این مطلب که رسول گرامی اسلام (صلی الله علیه وآله وسلم) به خاطر مسمومیت از دنیا رفته اند، صحیح می باشد؟

جواب: باسمه جلت اسمائه؛ نتیجه تحقیقات به دست آمده این است که: رسول گرامی (صلی الله علیه وآله وسلم) روز دوشنبه 28 صفر سال یازدهم هجری در 63 سالگی و در مدینه مسموم شده و رحلت نمودند. روایات ویژه ای بر این مطلب دلالت می کند و روایت عامِ «هیچ یك از ما نیست مگر اینکه کشته و یا مسموم شده باشد» (1)، که دارای سند معتبری نیز می باشد، همین مطلب را تأیید می کند.

-1 مامنّا إلاّ مقتولٌ أو مسمومٌ؛ کنایه الأثر، ص 227؛ من الامام الصادق (علیه السلام) أنه قال: مامنّا إلاّ مقتول أو شهیدٌ، الفصول المهمه، ص 278؛ و در بحار با حذف (أو) آمده است که مناسب تر می نماید. ج 29، ص 209.

+923332136992 facebook.com/madrasatulqaaim

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)

+923332136992 facebook.com/madrasatulqaaim

شہادتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ

معصومینؑ کی تلوار و زہر سے شہادت کی احادیث

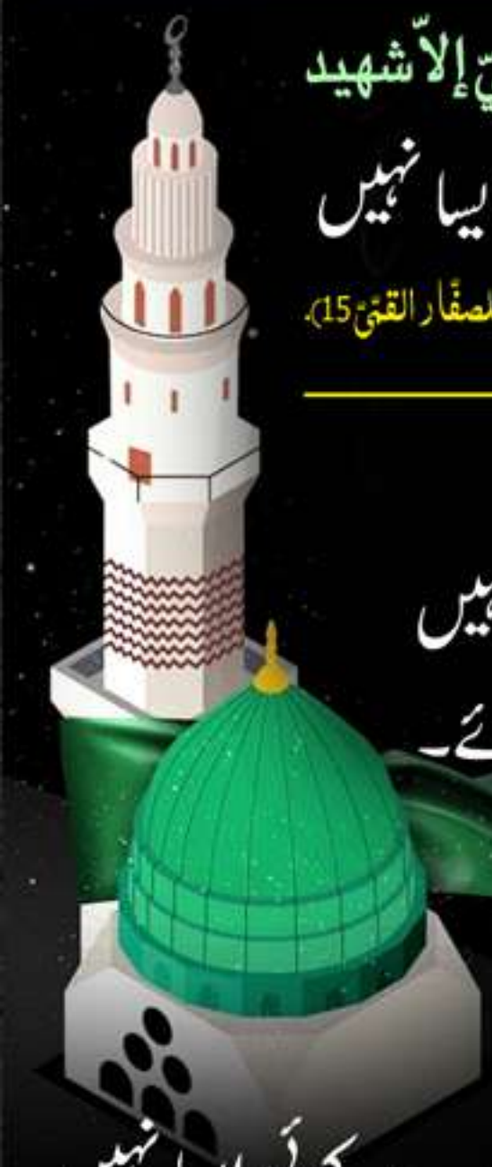

قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ و آلہ: ما مِن نبيّ ولا وصيّ إلاّ شهيد

رسولؐ اللہ نے فرمایا: کوئی نبی اور اسکا وصی ایسا نہیں مگر یہ کہ وہ شہید کیا جائے۔۔ (مختصر بصائر الدرجات۔ للصفّار القمّیؒ 15)

امام حسن مجتبی (ع): ما مِنّا إلاّ مقتول أو مسموم

امامِ حسنؑ نے فرمایا: ہم میں سے کوئی ایسا نہیں مگر یہ کہ وہ قتل کیا جائے یا اسے زہر دیا جائے۔

کفایة الأثر، فی النصوص علی الأئمة الإثنی عشر۔
الشیخ أبو القاسم علی بن محمد بن علی الخزّاز القمی الرازی / 160 ـ 162،

امام صادق (ع): واللّٰہِ ما منّا إلاّ مقتول شهيد

امامِ جعفر صادقؑ نے فرمایا: خدا کی قسم ہم میں سے کوئی ایسا نہیں مگر یہ کہ مقتول شہید ہو۔ (مناقب آل أبی طالب، أبی جعفر محمد بن علی بن شهرأشوب السروی المازندرانی 2/51)

امام عليّ بن موسی الرضا (ع) قال: «ما منّا إلاّ مقتول

امام رضاؑ فرماتے ہیں: ہم میں سے کوئی ایسا نہیں مگر یہ کہ وہ قتل کیا جائے

(عیون أخبار الرضا علیہ السلام۔ للشیخ الصدوق 2/203ح5)

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
+923332136992
facebook.com/madrasatulqaaim

+923332136992
facebook.com/madrasatulqaaim

شہادتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسمومیت پر علّامہ حلّیؒ کا نظریہ

علامہ حلّیؒ تحریر الاحکام میں لکھتے ہیں کہ:

محمد بن عبد الله... وقبض بالمدينة مسموما يوم الاثنين لليلتين بقينا من صفر سنة عشرين من الهجرة.

حضرت محمد بن عبد اللہ رسول خدا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) 28 صفر پیر کے دن مدینہ میں زہر خورانی کے نتیجے میں دنیا سے رخصت ہوئے۔

الحلي الأسدي، جمال الدين أبو منصور الحسن بن يوسف بن المطهر (متوفى 726هـ)، تحرير الأحكام، ج2 ص118، تحقيق: الشيخ إبراهيم البهادري، ناشر: مؤسسة الإمام الصادق (عليه السلام) ـ قم

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
مدرسة القائم
+923332136992
facebook.com/madrasatulqaaim

+923332136992
facebook.com/madrasatulqaaim

شہادتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسمومیت پر آیت اللہ سیّد محمد صادق روحانی کا نظریہ

آیت اللہ سیّد محمد صادق روحانی اپنے فتوی میں فرماتے ہیں کہ

یہ بات یقین کے ساتھ اور بلا تردّد کہی جا سکتی ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا زہر خورانی کے نتیجے میں شہید ہوئے ہیں۔۔

استفتاء

باسمه جلت اسمائه؛ در این باره باید گفت که به طور یقین و بدون هیچ تردیدی رسول خدا (صلی الله علیه وآله وسلم) به وسیله سم به شهادت رسیده اند

-قاتل-پیامبر--صل--الله-علیه-وآله-وسلم/www.rohani.ir/fa/idetail/1583

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
مدرسة القائم

+923332136992 facebook.com/madrasatulqaaim

+923332136992 facebook.com/madrasatulqaaim

شہادتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کی زہر خورانی کے نتیجے میں شہادت پر شیخ جعفر کاشف الغطاء

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کی زہر خورانی کے نتیجے میں شہادت پر

شیخ جعفر کاشف الغطاء کا نظریہ

شیخ جعفر کاشف الغطاء لکھتے ہیں کہ

اللہ نے اپنے رسولؐ کو 28 صفر 11 ھجری کو 63 سال کی عمر میں جب کہ آپ زہر سے مسموم تھے اپنی طرف اٹھالیا

واصطفاه ربّه إليه بالمدينة مسموماً يوم الاثنين، لليلتين بقيتا من صفر، سنة إحدى عشرة من الهجرة، وله ثلاثة وستّون سنة

كشف الغطاء عن مبهمات الشريعة الغراء. ج 1 ص 57. ط قم المقدسة

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
مدرسة القائم
+923332136992
facebook.com/madrasatulqaaim

+923332136992
facebook.com/madrasatulqaaim

شہادتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شہادت پر آیت اللہ سیّد سعید الحکیم کا فتویٰ

بعض روایات کے مطابق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کی وفات زہر آلودہ گوشت کھانے کے نتیجے میں ہوئی جو ایک یہودی عورت نے پیش کیا تھا۔

سؤال 17 : أنا في مدينة الموصل ونشأت من الصغر علي أن الرسول (صلي الله عليه وآله وسلم) مات موت اعتيادي ، وبعد معرفة ديني واهتدائي بالأئمة المعصومين(عليهم السلام)سمعت صديقي يقول : أن الرسول (صلي الله عليه واله وسلم) مات مسموماً ، مستنداً إلي حديث يقوله : (ما مات منا إلا مسموماً أو شهيداً) . وإن صح ذلك فهل تعلمون من هي التي سمت الرسول (صلي الله عليه وآله وسلم) ، فقد سمعنا بعض الأقاويل من الأصحاب المعروفين بالتدين ولا أريد الخوض فيها ؟

جواب: ورد في بعض الروايات أن المرض الذي توفي الرسول (صلي الله عليه وآله وسلم) كان من كتف شاة مسمومة قدمته له امرأة يهودية .

استفتاء آیت اللہ سیّد سعید الحکیم طباطبائی

استفتائات عربی

آیت اللہ سید محمد سعید حکیم

+923332136992 facebook.com/madrasatulqaaim

+923332136992 facebook.com/madrasatulqaaim

شہادتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ

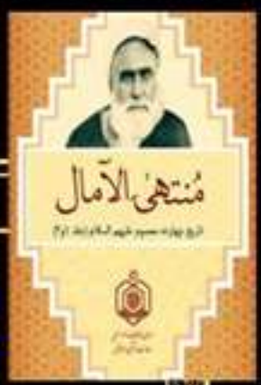

صاحبِ مفاتیح الجنان، محدث شیخ عبّاس قمّیؒ کے نزدیک زہر سے شہادتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کی روایات معتبر ہیں

احادیثِ معتبرہ میں وارد ہوا ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شہید ہو کر اِس دنیا سے رخصت ہوئے۔ جیساکہ صفار نے سند معتبر کے ساتھ امام صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آنحضرتؐ کو بکرے کے اگلے پاؤں کے گوشت میں خیبر کے دن زہر دیا گیا تھا۔ جب آنحضرتؐ نے ایک لقمہ تناول فرمایا تو اس گوشت سے آواز آئی اے اللہ کے رسولؐ مجھے زہر آلود کیا گیا ہے لہٰذا آنحضرتؐ اپنے مرض موت میں فرماتے کہ آج اس لقمہ نے میری کمر توڑ دی ہے جو میں نے خیبر میں کھایا تھا اور کوئی نبی یا وصی ایسا نہیں جو اس دنیا سے شہادت کے ساتھ نہ جاتا ہو۔

اور دوسری روایت میں ہے کہ ایک یہودی عورت نے آنحضرتؐ کو گوسفند کے ذراع (بازو) میں زہر دیا تھا اور جب آنحضرتؐ نے اس میں سے کچھ کھایا تو اُس ذراع نے کہا میں زہرآلود ہوں پھر آپؐ نے اُسے پھینک دیا۔ ہمیشہ وہ زہر آپؐ کے بدن میں اثر کرتا تھا یہاں تک کہ آپؐ نے اس کی وجہ سے اِس دنیا سے رحلت فرمائی ۔۔ احسن المقال ترجمہ منتھی الآمال، صفحہ 136، شیخ عباس قمی

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
مدرسۃ القائم
+923332136992
facebook.com/madrasatulqaaim

+923332136992
facebook.com/madrasatulqaaim

شہادتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ

شہادت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ پر
حجۃ الاسلام والمسلمین آقائے نجم الدین طبسی کا اعتقاد

حجۃ الاسلام والمسلمین آقائے نجم الدین طبسی فرماتے ھیں کہ

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کی نسبت میرا عقیدہ ہے کہ انہیں زہر دیا گیا تھا اور اسی سے ان کی شہادت واقع ہوئی۔۔

نسبت به رسول خدا معتقدم حضرت را مسموم کردند همان داخله حضرت، حضرت را به شهادت رساندند

بحوالہ پاسخگویی به سوالات دینی آستان قدس رضوی

گفتگوی صمیمی با استاد معظم آیت الله نجم الدین طبسی در ارتباط با سوالات پر تکرار مباحث مهدویت

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)

یا ابا القاسم یا رسول اللہ یا امام الرحمۃ

+923332136992 facebook.com/madrasatulqaaim

+923332136992 facebook.com/madrasatulqaaim

شہادتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ

facebook.com/madrasatulqaaim
+923332136992

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
مدرسۃ القائم

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو زہر دیئے جانے پر علّامہ مجلسی رحمۃ اللہ علیہ کا نظریہ

(کیونکہ روایات میں پیغمبرؐ اکرم کو زہر دیئے جانے کے دو مواقع ذکر ہوئے ہیں)

اس بنا پر علّامہ مجلسیؒ، بحار الانوار میں فرماتے ہیں کہ

احتمال ہے کہ دونوں مواقع پر زہر کا دیا جانا پیغمبرؐ اکرم کی شہادت میں موثر ثابت ہوا۔۔

احتمال داردکه هردو سم
درشهادت پیامبر مؤثر بوده اند

بحار الانوار ج22 ص516 اور ج28 ص21
تفسیر العیاشی ج1 ص200

+923332136992
facebook.com/madrasatulqaaim

شہادتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)

آیت اللہ
شیخ یوسف صانعی کی نظر میں
رسولؐ اللہ کی شہادت کا سبب

آیت اللہ صانعی ایک استفتاء میں فرماتے ہیں کہ
بعض روایات اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ
پیغمبرِ اکرمؐ کی رحلت زہر کے سبب ہوئی تھی۔

بعضی از روایات دلالت دارد که سبب رحلت
پیامبر گرامی اسلام(صلی الله علیه وآله)هم مسمومیت بوده است

(استفتاء آیت اللہ صانعی، 25/4/80)

www.facebook.com/madrasatulqaaim

+923332136992
facebook.com/madrasatulqaaim

شہادتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ

رسولؐ اللہ کی زہر سے شہادت کی روایات کا تواتر معنوی

حجۃ الاسلام والمسلمین شیخ ہادوی تہرانی فرماتے ہیں
کہ بہت زیادہ دلائل پیغمبرؐ اکرم کے زہر کے نتیجے میں
شہید ہونے کی تائید کرتے ہیں
اور یہ روایات و دلائل تواتر معنوی کی حد تک پہنچے ہوئے ہیں۔

دلایل بسیاری وجود دارد کہ شہادت ناشی از مسمومیت پیامبر (ص)
را تأیید می نمایند. این دلایل و روایات، از تواتر معنوی برخوردارند

www.facebook.com/madrasatulqaaim

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)

+923332136992
facebook.com/madrasatulqaaim

شہادتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)

آیت اللہ سیّد علی حسینی میلانی کے نزدیک رسولؐ اللہ نے زہر کے اثر سے شہادت پائی

آیت اللہ سیّد علی حسینی میلانی کی نظر میں
تاریخ میں دو مقامات ملتے ہیں
جہاں رسولؐ اللہ کو زہر دینے کی روایات ملتی ہیں
فرماتے ہیں کہ: ان دونوں طرح کی روایات کو
بحار الانوار۔جلد 28۔صفحہ 20 روایت 28
اور صحیح بخاری کی کتاب طب میں ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔

هر دو در روایات موجود است، به بحار الانوار جلد 28 صفحه 20 روایت 28
مراجعه شود و به کتاب بخاری کتاب طب نیز مراجعه شود.
استفتاء آیت الله سید علی حسینی میلانی۔ تاریخ استفتاء 2012/5/17

www.facebook.com/madrasatulqaaim

+923332136992
facebook.com/madrasatulqaaim

شہادتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ

علّامہ مجلسیؒ کے نزدیک
شہادتِ رسولؐ اللہ کی روایات کا اعتبار

علامہ مجلسیؒ نے اپنی کتاب حیات القلوب جلد 4 میں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زہر کے نتیجے میں شہادت کی
ان روایات کو معتبر قرار دیا ہے
جو کہ (تہذیب الاحکام 6/2)، (بصائر الدرجات 503)
اور (تفسیر عیاشی 1/200) میں موجود ہیں۔

(بحوالہ:حیوۃ القلوب،مجلسی جلد 4
تاریخ پیامبر اسلام(صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم)(مدینہ)

www.facebook.com/madrasatulqaaim

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
مدرسۃ القائم

+923332136992
facebook.com/madrasatulqaaim

شہادتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ

رسولؐ اللہ کی زہر کے نتیجے میں شہادت پر شیخ صدوقؒ کا عقیدہ

شیخ صدوقؒ اپنی کتاب اعتقادات کے
صفحہ 109 اور 110 پر لکھتے ہیں کہ
ہمارا یہ بھی عقیدہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کو
غزوۂ خیبر میں زہر دیا گیا تھا اور وہ زہر برابر اثر کرتا رہا
یہاں تک کہ اس زہر کے اثر سے
(28 صفر 11 ہجری) میں حضرتؐ کے قلبِ اطہر کی رگیں کٹ گئیں
جس سے آنجنابؐ نے شہادت پائی۔

اعتقادنا في النبي (صلى الله عليه وآله)
أنه سم في غزاة خيبر، فما زالت هذه الأكلة
تعاوده حتى قطعت ابهره فمات منها اعتقادات الصدوق: 109-110

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
مدرسة القائم
00923332136992 www.facebook.com/madrasatulqaaim
+923332136992 facebook.com/madrasatulqaaim

شہادتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ

رسولؐ اللہ کی زہر سے شہادت
روایات میں صراحت سے ذکر ہوئی ہے

آیت اللہ سیّد جعفر مرتضیٰ العاملی اپنی کتاب مختصر مفید
(أسئلة وأجوبة في الدين والعقيدة) کی چھٹی جلد میں
فرماتے ہیں کہ شیعہ وسنّی حوالوں سے
ملنے والی روایات سے ظاہر بلکہ واضح ہو جاتا ہے
کہ رسولِؐ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم
زہر کے نتیجے میں شہید ہوئے۔

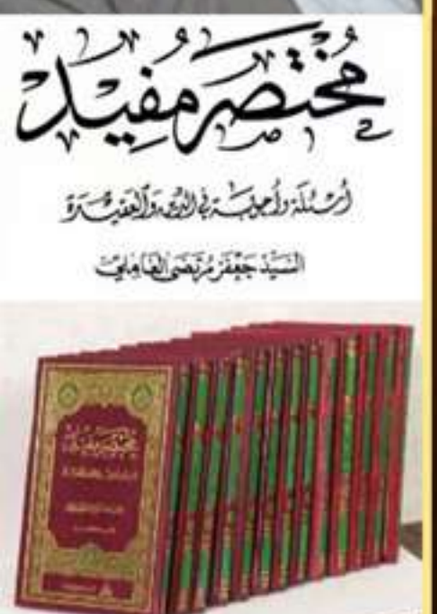

بأن ظاهر العديد من الروايات، التي وصلتنا من طرق السنة والشيعة، بل صريحها
هو أنه (صلى الله عليه وآله) قدمات مسموماً
مختصر مفيد.. (أسئلة وأجوبة في الدين والعقيدة)، السيد جعفر مرتضى العاملي
المجموعة السادسة»، المركز الإسلامي للدراسات،
الطبعة الأولى، 1424 ـ 2003، السؤال (325)

www.facebook.com/madrasatulqaaim

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
مدرسة القائم

+923332136992
facebook.com/madrasatulqaaim

شہادتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
facebook.com/madrasatulqaaim
+923332136992

رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی زہر سے شہادت پر امام شعبی کا نظریہ

ثنا السري بن إسماعيل عن الشعبي أنه قال ماذا يتوقع من هذه الدنيا الدنية وقد سم رسول الله صلي الله عليه وسلم وسم أبو بكر الصديق وقتل عمر بن الخطاب حتف أنفه وكذلك قتل عثمان وعلي وسم الحسن وقتل الحسين حتف أنفه.

سری بن اسماعیل نے شعبی سے نقل کیا ہے کہ، اس نے کہا ہے کہ:
اس پست دنیا سے کیا امید لگانی ہے کیونکہ رسولؐ خدا اور ابو بکر کو زہر دے کر شہید کیا گیا، عمر، عثمان اور علیؑ بن ابیطالبؑ کو قتل کیا گیا، جبکہ حسنؑ بن علیؑ کو بھی زہر دیا گیا اور حسینؑ بن علیؑ کو اچانک قتل کیا گیا۔۔

الحاكم النيشابوري، ابو عبد الله محمد بن عبد الله (متوفى 405هـ)، المستدرك علي الصحيحين، ج3، ص67، ح4412، تحقيق: مصطفي عبد القادر عطا، ناشر: دار الكتب العلمية - بيروت

+923332136992
facebook.com/madrasatulqaaim

شہادتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

facebook.com/madrasatulqaaim
+923332136992

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
مدرسۃ القائم

رسول اللہ کے زہر سے شہید ہونے کا موضوع ہر شک و شبہ سے بالا ہے

آیت اللہ مرتضی مجتہدی سیستانی لکھتے ہیں کہ

رسول اکرم کے مسموم ہونے کا موضوع تاریخی منابع میں اس حد تک مشہور ہے کہ جس میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے۔۔

کتاب معاویہ جلد 1 صفحہ 48, مؤلف: آیت اللہ سید مرتضی مجتہدی سیستانی

+923332136992
facebook.com/madrasatulqaaim

شہادتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ

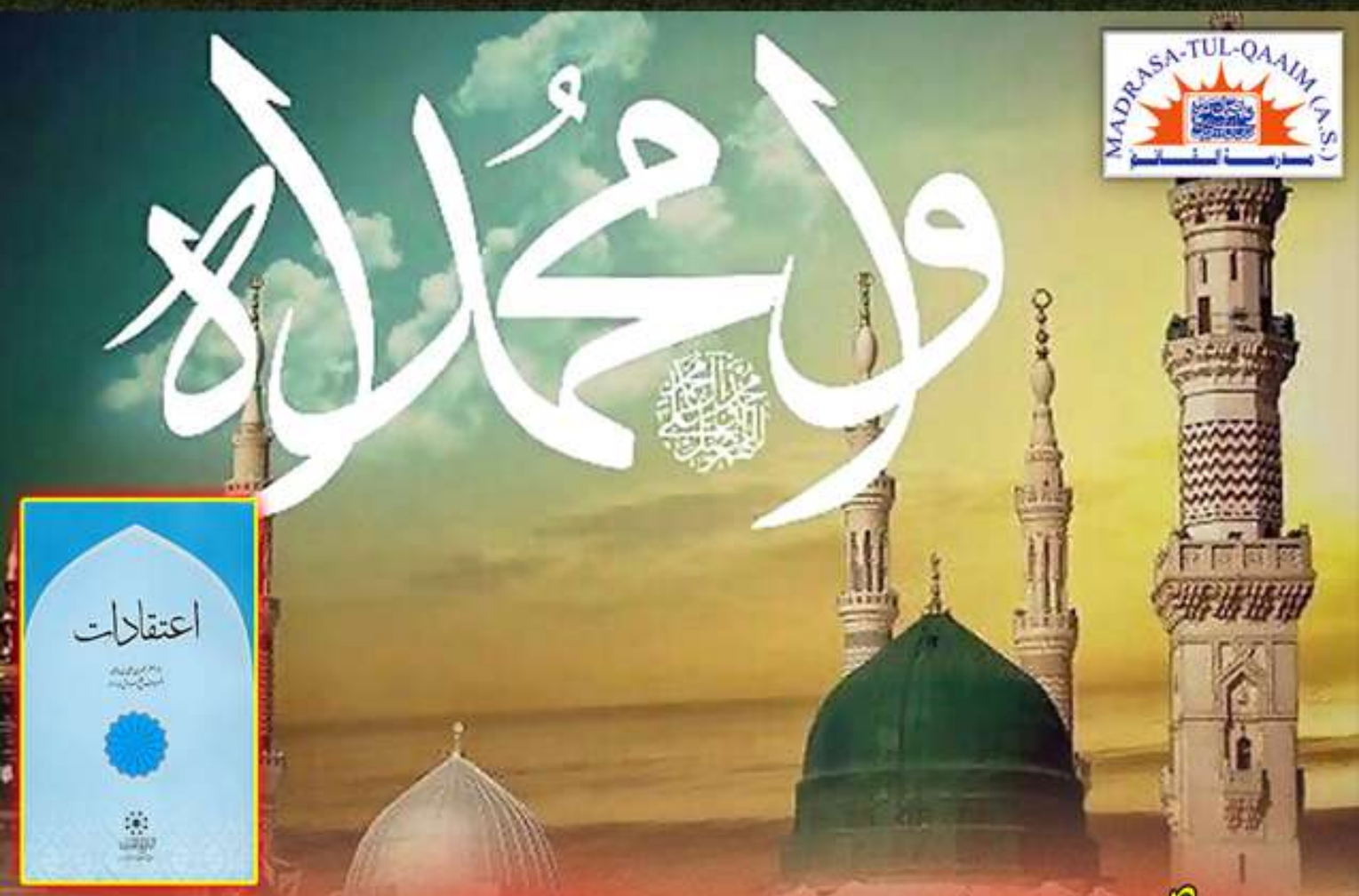

رسولؐ و آئمہؑ کی شہادت کا انکار نہ کیا جائے

شیخ صدوقؒ اپنی کتاب اعتقادات میں فرماتے ہیں کہ

نبی اور آئمہ نے خبر دی ہے کہ انہیں شہید کیا جائے گا۔
جو شخص یہ کہے کہ انہیں قتل نہیں کیا گیا تو اس نے انہیں جھٹلایا ہے

وقد أخبر النبي والأئمة عليهم السلام أنهم مقتولون، ومن قال: إنهم لم يقتلوا فقد كذبهم ومن كذبهم فقد كذب الله ومن كذب الله فقد كفر به وخرج به عن الاسلام، ومن يبتغ غير الاسلام دينا فلن يقبل منه وهو في الآخرة من الخاسرين

اعتقادات الصدوق/109-110

+923332136992 facebook.com/madrasatulqaaim

+923332136992 facebook.com/madrasatulqaaim

شہادتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ

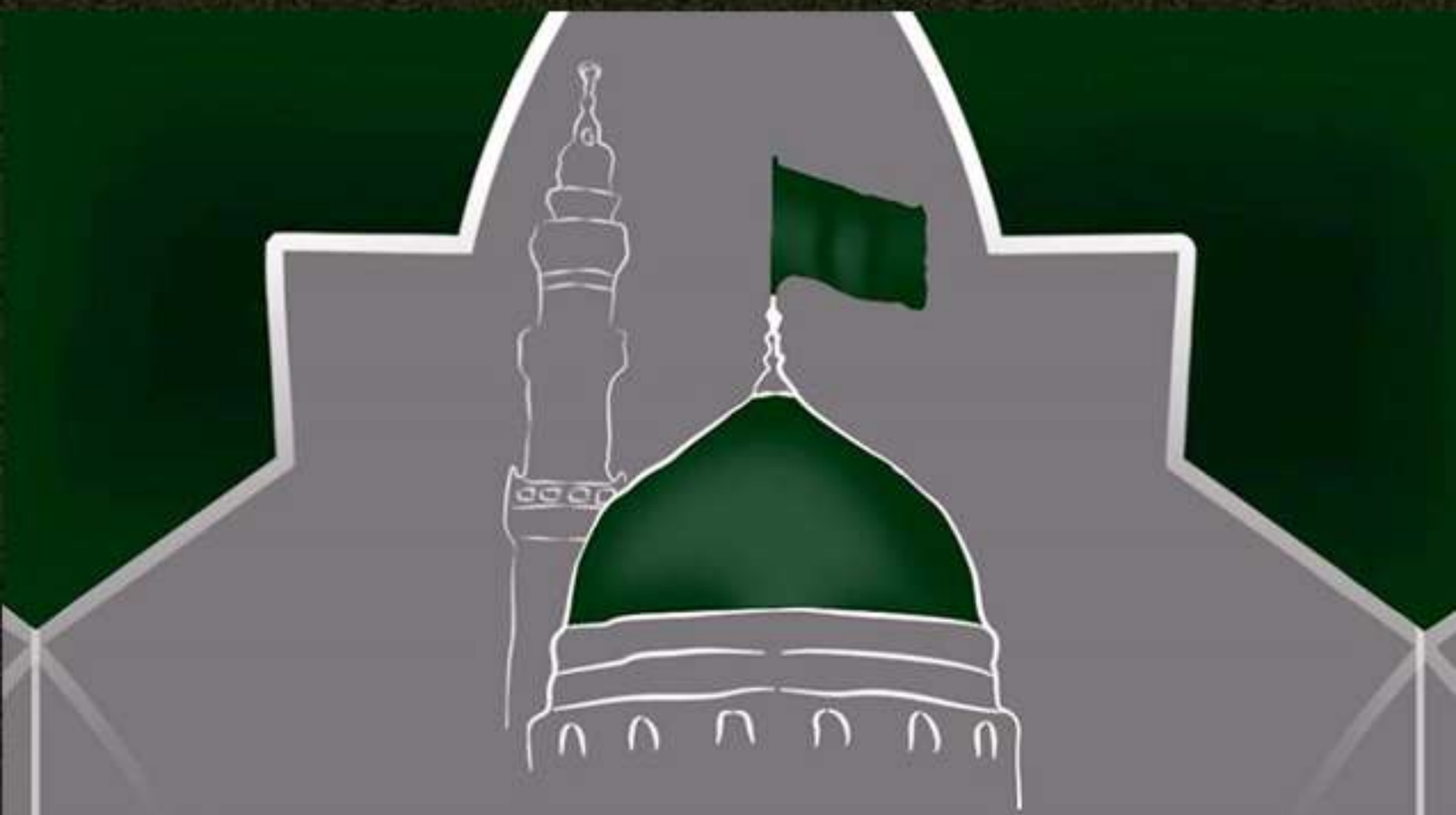

السَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيبَ اللهِ ،
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَفْوَةَ اللهِ ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَمِينَ اللهِ .
أَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ نَصَحْتَ لِأُمَّتِكَ ، وَ جَاهَدْتَ فِي سَبِيلِ اللهِ ،
وَ عَبَدْتَهُ حَتَّى أَتَاكَ الْيَقِينُ ، فَجَزَاكَ اللهُ أَفْضَلَ مَا جَزَى نَبِيًّا
عَنْ أُمَّتِهِ . اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ ،
أَفْضَلَ مَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَ آلِ إِبْرَاهِيمَ ،
إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
+923332136992 facebook.com/madrasatulqaaim

+923332136992 facebook.com/madrasatulqaaim

شہادتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ

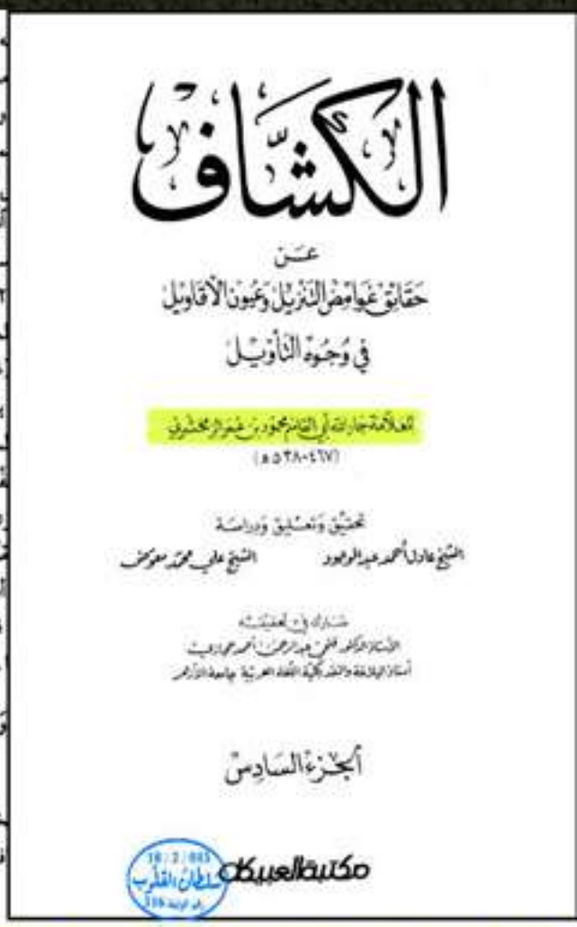

﴿ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا لِّلَّذِينَ كَفَرُوا امْرَأَتَ نُوحٍ وَامْرَأَتَ لُوطٍ ۖ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ فَخَانَتَاهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللَّهِ شَيْئًا وَقِيلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدَّاخِلِينَ ﴿١٠﴾﴾

مثل الله عز وجل حال الكفار ـ في أنهم يعاقبون على كفرهم وعداوتهم للمؤمنين

(١) قوله: «أو كيف» لعله: وكيف. (ع)

معاقبة مثلهم[1] من غير إبقاء ولا محاباة، ولا ينفعهم مع عداوتهم لهم ما كان بينهم وبينهم من لحمة نسب أو وصلة صهر؛ لأن عداوتهم لهم وكفرهم بالله ورسوله قطع العلائق وبت الوصل، وجعلهم أبعد من الأجانب وأبعد، وإن كان المؤمن الذي يتصل به الكافر نبيا من أنبياء الله ـ بحال امرأة نوح وامرأة لوط: لما نافقتا وخانتا الرسولين لم يغن الرسولان عنهما بحق ما بينهما وبينهما من وصلة الزواج إغناء ما من عذاب الله ﴿وَقِيلَ﴾ لهما عند موتهما أو يوم القيامة: ﴿ٱدْخُلَا ٱلنَّارَ مَعَ﴾ سائر ﴿ٱلدَّٰخِلِينَ﴾ الذين لا وصلة بينهم وبين الأنبياء، أو مع داخليها من إخوانكما من قوم نوح وقوم لوط. ومثل حال المؤمنين ـ في أن وصلة الكافرين لا تضرهم ولا تنقص شيئا من ثوابهم وزلفاهم عند الله ـ بحال امرأة فرعون ومنزلتها عند الله تعالى، مع كونها زوجة أعدى أعداء الله الناطق بالكلمة العظمى، ومريم ابنة عمران وما أوتيت من كرامة الدنيا والآخرة والاصطفاء على نساء العالمين، مع أن قومها كانوا كفارًا. وفي طيّ هذين التمثيلين تعريض بأمّي المؤمنين المذكورتين في أوّل السورة وما فرط منهما على التظاهر على رسول الله ﷺ[2] بما كرهه وتحذير لهما على أغلظ وجه وأشده، لما في التمثيل من ذكر الكفر. ونحوه في التغليظ قوله تعالى: ﴿وَمَن كَفَرَ فَإِنَّ ٱللَّهَ غَنِيٌّ عَنِ ٱلْعَٰلَمِينَ﴾ وإشارة إلى أن من حقهما أن تكونا في الإخلاص والكمال فيه كمثل هاتين المؤمنتين، وألاّ تتكلا على أنهما زوجا رسول الله، فإن ذلك الفضل لا ينفعهما إلا مع كونهما مخلصتين، والتعريض بحفصة أرجح، لأن امرأة لوط أفشت عليه كما أفشت حفصة على رسول الله، وأسرار التنزيل ورموزه في كل باب بالغة من اللطف والخفاء حدا يدق عن تفطن العالم ويزل عن تبصره. فإن قلت: ما فائدة قوله: ﴿عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا﴾؟ قلت: لما كان مبنى التمثيل على وجود الصلاح في الإنسان كائنًا من كان، وأنه وحده هو الذي يبلغ به الفوز وينال ما عند الله: قال عبدين من عبادنا صالحين، فذكر النبيين المشهورين العلمين بأنهما عبدان لم يكونا إلا كسائر عبادنا، من غير تفاوت بينهما وبينهم إلا بالصلاح وحده إظهارًا وإبانة، لأن عبدًا من العباد لا يرجح عنده إلا بالصلاح لا غير، وأن ما سواه مما يرجح به الناس عند الناس ليس بسبب للرجحان عنده. فإن قلت: ما كانت خيانتهما؟ قلت: نفاقهما وإبطانهما الكفر، وتظاهرهما على الرسولين، فامرأة نوح قالت لقومه: إنه مجنون، وامرأة لوط دلت على ضيفانه. ولا يجوز أن يواد بالخيانة الفجور لأنه سمج في الطباع نقيصة عند كل أحد، بخلاف الكفر فإن الكفار لا يستسمجونه بل يستحسنونه

(١) قوله: «حال الكفار في أنهم يعاقبون على كفرهم، أي الذين بينهم وبين المؤمنين علاقة. وقوله: «مثلهم» أي ممن لا علاقة بينهم وبين المؤمنين. (ع)

(٢) قوله: «على التظاهر على رسول الله ﷺ» لعله من التظاهر، كعبارة السفي. (ع)

+923332136992 facebook.com/madrasatulqaaim

شہادتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ

محمد بنِ إسحاق، عن[1] عبد الرحمٰن بن الأسود، حدثه عن أبيه أن ابنَ مسعودٍ حدثه، أن رسولَ الله ﷺ، كان عامةَ ما يَنْصَرِفُ مِن الصَّلاةِ على يَسَارِهِ إلى الحُجُراتِ[2].

٣٨٧٣ - حدثنا عبدُ الرزَّاق، أخبرنا سفيانُ، عن الأعمش، عن عبدِ الله بنِ مُرَّة، عن أبي الأحوص عن عبدِ الله، قال: لأَنْ أَحْلِفَ تسعاً، أَنَّ رسولَ الله ﷺ قُتِلَ قَتْلاً، أَحبُّ إليَّ مِنْ أَنْ أَحْلِفَ واحدةً إنه لم يُقْتَلْ، وذلك بأَنَّ الله جَعَلَه نبياً، واتخذهُ شهيداً. قال الأعمشُ: فذَكَرْتُ ذلك لإبراهيمَ، فقال: كانوا يُرَوْنَ أن اليهودَ سَمُّوهُ، وأبا بكرٍ[3].

---

(١) في (ظ١٤): أن.

(٢) صحيح، وهذا إسناد حسن، محمد بن إسحاق - وإن عنعن - صرح بالتحديث في الروايتين (٤٣٨٣) و(٤٣٨٤)، فانتفت شبهة تدليسه، وبقية رجاله ثقات رجال الشيخين. يونس: هو ابن محمد بن مسلم المؤدب، وليث: هو ابن سعد، وعبد الرحمٰن بن الأسود: هو ابن يزيد النخعي.

وأخرجه ابن حبان (١٩٩٩) من طريق حماد، عن الليث بن سعد، بهذا الإسناد.

وقد سلف بأطول منه برقم (٣٦٣١).

(٣) إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو مكرر (٣٦١٧). سفيان: هو الثوري.

وأورده الهيثمي في «المجمع» ٣٤/٩، وقال: رواه أحمد، ورجاله رجال الصحيح.

وسيأتي برقم (٤١٣٩).

مُسْنَدُ الإمامِ أحمدِ بنِ حنبل

(١٦٤ - ٢٤١هـ)

أشرف على تحقيقه
الشيخ شعيب الأرنؤوط

حقق هذا الجزء وخرج أحاديثه وعلق عليه
شعيب الأرنؤوط
محمد نعيم العرقسوسي
إبراهيم الزيبق

الجزء السادس
سلطان القلوب

مؤسسة الرسالة

+923332136992 facebook.com/madrasatulqaaim

شهادتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

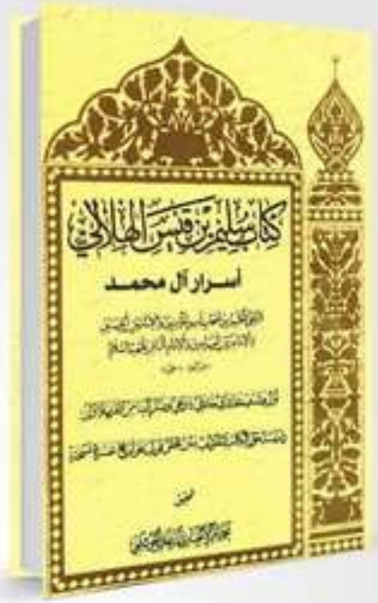

پیشگویی رسول خدا صلی الله علیه و آله به شهادتش به وسیله سم

سلیم بن قیس هلالی از عبدالله بن جعفر نقل می کند که رسول خدا (صلی الله علیه و آله) خطبه ای خواندند و فرمودند:

ای مردم! زمانی که من شهید شوم، علی أولی به نفس شماست، و زمانی که علی به شهادت برسد، فرزندم حسن أولی به نفس مؤمنین است.... پس علی بن ابی طالب (علیه السلام) ایستاد و در حالی که گریه می کرد، فرمود: پدر و مادرم فدایت ای پیامبر خدا! آیا کشته می شوی؟! حضرت فرمود: بله، به وسیله سم به شهادت می رسم، و تو با شمشیر کشته می شوی و محاسنت از خون سرت خضاب می شود...

کتاب سلیم بن قیس الهلالی، صفحه ۳۶۲-۳۶۳، نشر الهادی

+923332136992 facebook.com/madrasatulqaaim

شہادتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ

یا ابا القاسم یا رسول اللہ یا امام الرحمۃ

مسمومیت و شهادت پیامبر صلی اللہ علیہ وآلہ

سوال: آیا این مطلب که رسول گرامی اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ به خاطر مسمومیت از دنیا رفته اند صحیح می باشد؟

پاسخ حضرت آیت الله العظمی سید محمد صادق روحانی (مدظله العالی):

باسمه جلت اسمائه؛ نتیجه تحقیق و مطالعات به دست آمده این است که: رسول گرامی صلی اللہ علیہ وآلہ روز دوشنبه 28 صفر سال یازدهم هجری در ۶۳ سالگی و در مدینه بر اثر مسمومیت رحلت نمودند. روایات ویژه ای بر این مطلب دلالت می کند و روایت عام «هیچ یك از ما نیست مگر اینکه کشته و یا مسموم شده باشد» (۱)، که دارای سند معتبری نیز می باشد، همین مطلب را تأیید می کند.

۱. ما منّا إلاّ مقتولٌ أو مسمومٌ؛ کنایه الأثر، ص ۲۲۷؛ من الامام الصادق علیه السلام أنه قال: ما منّا إلاّ مقتول أو شهيدٌ، الفصول المهمه، ص ۲۷۸؛ و در بحار با حذف (أو) آمده است که مناسب تر می نماید. ج ۴۹، ص ۲۰۹.

+923332136992 facebook.com/madrasatulqaaim

شہادتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ

+923332136992
facebook.com/madrasatulqaaim

شہادتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ

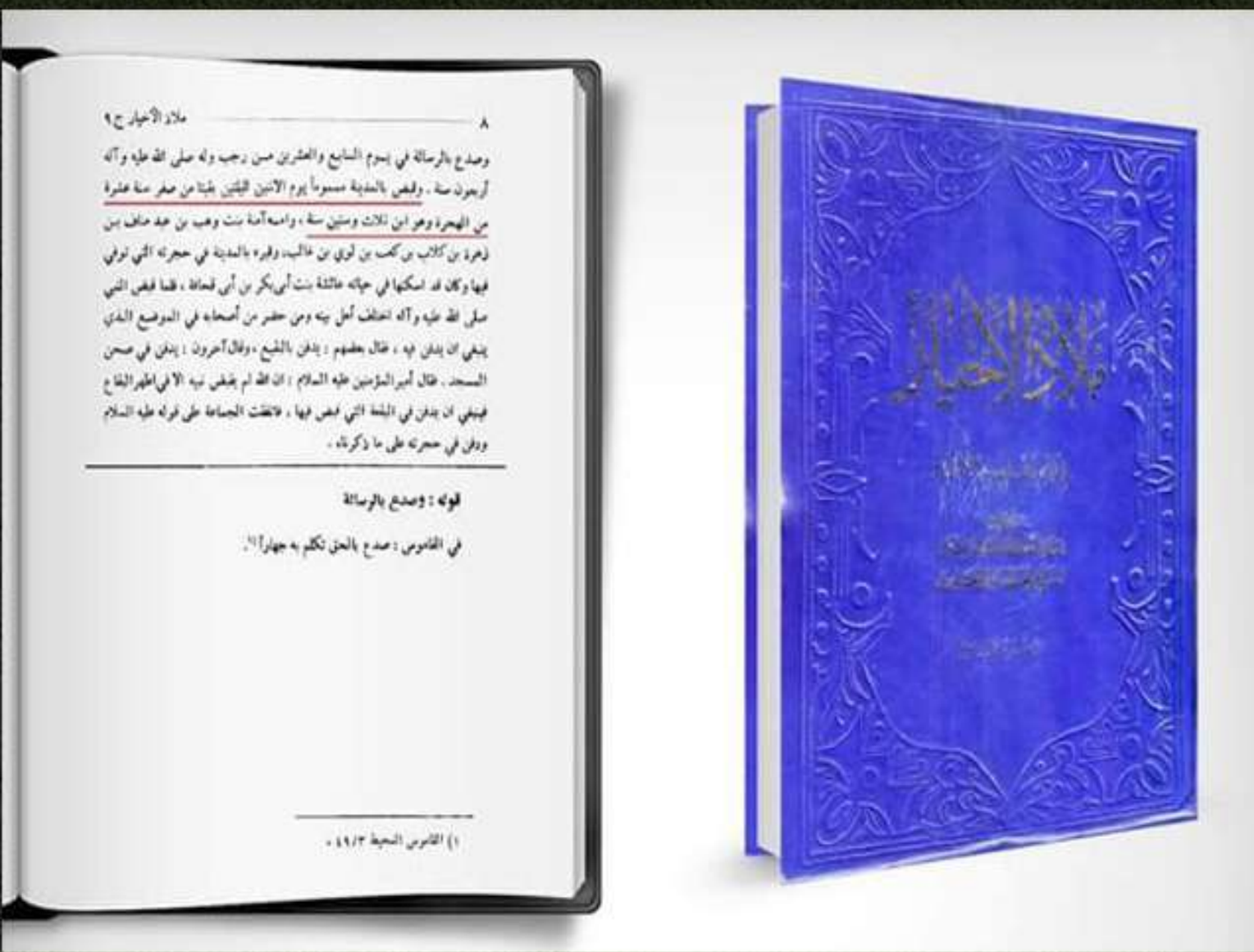

+923332136992 facebook.com/madrasatulqaaim

شہادتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ

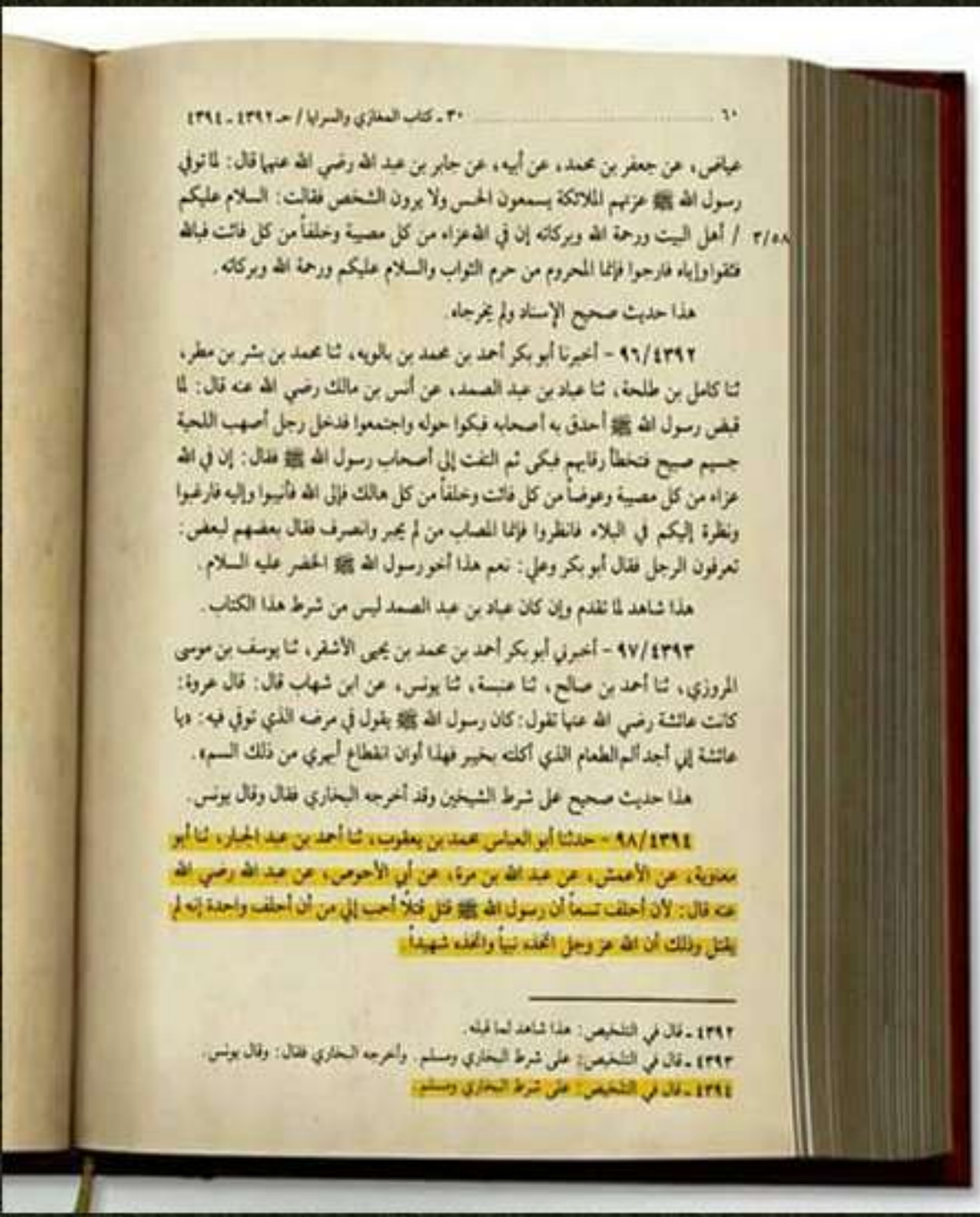

٦٠ ..... ٣٠ ـ كتاب المغازي والسرايا / حـ ٤٣٩٢ ـ ٤٣٩٤

عياش، عن جعفر بن محمد، عن أبيه، عن جابر بن عبد الله رضي الله عنهما قال: لما توفي رسول الله ﷺ عزتهم الملائكة يسمعون الحس ولا يرون الشخص فقالت: السلام عليكم ٣/٥٨ / أهل البيت ورحمة الله وبركاته إن في الله عزاء من كل مصيبة وخلفاً من كل فائت فبالله فثقوا وإياه فارجوا فإنما المحروم من حرم الثواب والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته.

هذا حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه.

٤٣٩٢/٩٦ - أخبرنا أبو بكر أحمد بن محمد بن بالويه، ثنا محمد بن بشر بن مطر، ثنا كامل بن طلحة، ثنا عباد بن عبد الصمد، عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال: لما قبض رسول الله ﷺ أحدق به أصحابه فبكوا حوله واجتمعوا فدخل رجل أصهب اللحية جسيم صبيح فتخطأ رقابهم فبكى ثم التفت إلى أصحاب رسول الله ﷺ فقال: إن في الله عزاء من كل مصيبة وعوضاً من كل فائت وخلفاً من كل هالك فإلى الله فأنيبوا وإليه فارغبوا ونظرة إليكم في البلاء فانظروا فإنما المصاب من لم يجبر وانصرف فقال بعضهم لبعض: تعرفون الرجل فقال أبو بكر وعلي: نعم هذا أخو رسول الله ﷺ الخضر عليه السلام.

هذا شاهد لما تقدم وإن كان عباد بن عبد الصمد ليس من شرط هذا الكتاب.

٤٣٩٣/٩٧ - أخبرني أبو بكر أحمد بن محمد بن يحيى الأشقر، ثنا يوسف بن موسى المروزي، ثنا أحمد بن صالح، ثنا عنبسة، ثنا يونس، عن ابن شهاب قال: قال عروة: كانت عائشة رضي الله عنها تقول: كان رسول الله ﷺ يقول في مرضه الذي توفي فيه: «يا عائشة إني أجد ألم الطعام الذي أكلته بخيبر فهذا أوان انقطاع أبهري من ذلك السم».

هذا حديث صحيح على شرط الشيخين وقد أخرجه البخاري فقال وقال يونس.

٤٣٩٤/٩٨ - حدثنا أبو العباس محمد بن يعقوب، ثنا أحمد بن عبد الجبار، ثنا أبو معاوية، عن الأعمش، عن عبد الله بن مرة، عن أبي الأحوص، عن عبد الله رضي الله عنه قال: لأن أحلف تسعاً أن رسول الله ﷺ قتل قتلاً أحب إلي من أن أحلف واحدة إنه لم يقتل وذلك أن الله عز وجل اتخذه نبياً واتخذه شهيداً.

٤٣٩٢ ـ قال في التلخيص: هذا شاهد لما قبله.
٤٣٩٣ ـ قال في التلخيص: على شرط البخاري ومسلم. وأخرجه البخاري فقال: وقال يونس.
٤٣٩٤ ـ قال في التلخيص: على شرط البخاري ومسلم.

نام کتاب: المستدرک علی الصحیحین
نویسندہ: حاکم نیشاپوری
تحقیق: مصطفی عبدالقادر عطا
چاپ: دارالکتب العلمیہ - ١٤٢٢ ھ ق

+923332136992
facebook.com/madrasatulqaaim

شہادتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ

في سيرات الإمام الحسن بن علي (ع) ٢٤١

٦ـ ومنها: [روي] أنّ الحسن عليه السلام [وإخوته] وعبدالله بن العباس كانوا[1] على مائدة، فجاءت جرادة و وقعت على المائدة.

فقال عبدالله للحسن: أيّ شيء مكتوب على جناح الجرادة؟

فقال: مكتوب عليها: أنا لله لا إله إلا أنا، ربّنا أبعث الجراد رحمة[2] لقوم جياع لنأكله[3]، وربّنا أبعثها نقمة على قوم فنأكل أنفسهم.

فقام عبدالله، وقبّل رأس الحسن، وقال: هذا من مكنون العلم[4].

٧ ـ ومنها: ماروي عن الصادق، عن آبائه عليهم السلام أنّ الحسن عليه السلام قال لأمّ بنته: إنّي أُمرت بالسمّ، كما مات رسول الله صلى الله عليه وآله. فقالوا: ومن يفعل ذلك.

قالت امرأتي جعدة بنت الأشعث بن قيس، فإنّ معاوية يدسّ إليها ويأمرها بذلك.

قالوا: أخرجها من منزلك، وباعدها من نفسك. قال: كيف اخرجها و لم تفعل بعد شيئاً، ولو أخرجتها ماكان غيرها، وكانها عار عند الناس.

فما ذهبت الأيام حتى بعث إليها معاوية مالاً جسيماً، وجعل بعثها بأن يعطيها مائة ألف درهم أيضاً[5] و يزوّجها من يزيد، و حمل إليها شربة سمّ، فسقتها الحسن فانصرف[6] إلى منزله وهو صائم فأفرجت [له] وقت الافطار ـ وكان يوم أفطر ـ شربة

ـ والشيخ حسين بن عبدالوهاب في عيون المعجزات ٦٠ من طريق العامرية عن سليمان ابن اسحاق بن سليمان بن علي بن عباس، عنه مدينة المعاجز ٢ ٢٥٣ ح ٩٠.

والأربلي في كشف الغمة عن سالم البرد، القاهرة القديمة ١ ٥٤٧ عن ابن عباس.

عنه البحار: ٤٣ ٣٠٢/ ضمن ح ٦٥ جميعاً نحوه.

١) وكانا ه م، البحار. ٢) وزرقاء ط، ن.

٣) وليأكلوها ه م.

٤) عنه البحار: ٤٣ ٣٣٧/ ح ٤، أورده في مدينة المعاجز: ٢٢٣ ح ٨٣.

وروى نحوه في صحيفة الرضا: ٢٥٩ ح ١٩٤، راجع تخريجه الحديث.

٥) وأيضاً دنياج ٥٠ ط. ٦) وفي بعض الأيام انصرف ٥٥ ط.

+923332136992 facebook.com/madrasatulqaaim

شہادتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ

سُبُلُ الهُدَى وَالرَّشَادِ
في سِيرَةِ خَيرِ العِبَادِ

للإمام محمد بن يوسف الصالحي الشامي
المتوفى سنة ٩٤٢ هـ

تحقيق وتعليق
الشيخ عادل أحمد عبد الموجود — الشيخ علي محمد معوض

الجزء الثاني عشر

دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

الباب التاسع والعشرون

في اختيار الله تعالى له ـ صلى الله عليه وسلم ـ بأن يجمع له مع النبوة الشهادة

روى البخاري تعليقاً والبيهقي مسنداً عن عائشة ـ رضي الله تعالى عنها ـ قالت: كان رسول الله ـ ﷺ ـ يقول في مرضه الذي مات فيه: يا عَائِشَةُ ما أَزَالُ أَجِدُ أَلَمَ الطَّعَامِ الَّذِي أَكَلْتُ بِخَيْبَرَ وهذا أَوَانُ وَجَدْتُ انقِطَاعَ أَبْهَرِي من ذلك السُّمِّ وفي رواية وهَا زَالَتْ أُكْلَةُ خَيْبَرَ تُعَاوِدُنِي.

وروى ابن سعد بسند صحيح، والبيهقي عن عبد الله بن مسعود ـ رضي الله تعالى عنه ـ قال: لأَنْ أَحْلِفَ بِسْعاً أَنَّ رسول الله ـ ﷺ ـ قُتِلَ قَتْلاً أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَحْلِفَ واحداً، وذلك أَنَّ اللهَ اتَّخَذَهُ نَبِيّاً، وَجَعَلَهُ شَهِيداً.

وروى ابن سعد عن ابن عباس، وجابر وأبي هُرَيْرَةَ وغيرهم أن رسول الله ـ ﷺ ـ عاش بَعْدَ أُكْلَةِ الشَّاةِ المَسْمُومَةِ بِخَيْبَرَ ثَلاثَ سِنِينَ حتى وجعه الذي توفي فيه، فجعل يقول في مرضه: ما زلت أَجِد من الأُكْلَةِ التي أَكَلْتُها يوم خَيْبَرَ عِداداً حتى كان هذا أَوانُ انقطاع أَبْهَرِي، وذلك يَرْقَأُ في الطِّبِّ، وتوفي رسول الله ـ ﷺ ـ شهيداً.

وروى الإمام أحمد والحاكم عن أم معبد امرأة كعب أن أم بِشْرٍ دخلت على رسول الله ـ ﷺ ـ في وجعه الذي قُبِضَ فيه فقالت: بِأَبِي وَأُمِّي أَنْتَ يا رسول الله ـ ﷺ ـ ما تتهم بنفسك؟ فإني لا أَتَّهِمُ بابني إلا الطعام الذي أَكَلَ معك بِخَيْبَرَ، وكان ابنُها مات قبل النبي ـ ﷺ ـ قال: وَأَنَا لا أَتَّهِمُ غَيْرَهَا هذا أَوَانُ انقطاع أَبْهَرِي.

وروى ابن ماجة عن ابن عمر ـ رضي الله تعالى عنهما ـ قال: قالت: أم سلمة يا رسول الله لا يزال يُصِيبُكَ كُلَّ عامٍ وَجَعٌ من الشاة المَسْمُومَةِ التي أَكَلْتَ؟ قال: ما أَصَابَنِي شيءٌ منها إلا وهو مَكْتُوبٌ عليَّ وآدم في طِينَتِهِ.

وروى ابن سعد عن أبي هريرة وجابر بن عبد الله وابن عباس ـ رضي الله تعالى عنهم ـ وسعيد بن المسيب ـ رحمه الله تعالى ـ حديث الشاة المسمومة، وفيه «واختَجَمَ رسول الله ـ ﷺ ـ على كَاهِلِهِ من أجل الذي أكل، حجمه أبو هند بالقرن والشَّفْرَةِ، وأمر رسول الله ـ ﷺ ـ أصحابه فاحْتَجَمُوا أوساط رؤوسهم وعاش رسول الله ـ ﷺ ـ بعد ذلك ثلاث سنين حتى كان وجعه الذي قُبِضَ فيه، جعل يقول: هذا أوان انقطاع أَبْهَرِي، وهو يَرْقَأُ في الطِّبِّ وتوفي رسول الله ـ ﷺ ـ شهيداً.

ابن مسعود (صحابی) : به خدا قسم پیامبر شهید شده است.

+923332136992
facebook.com/madrasatulqaaim

شہادتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ

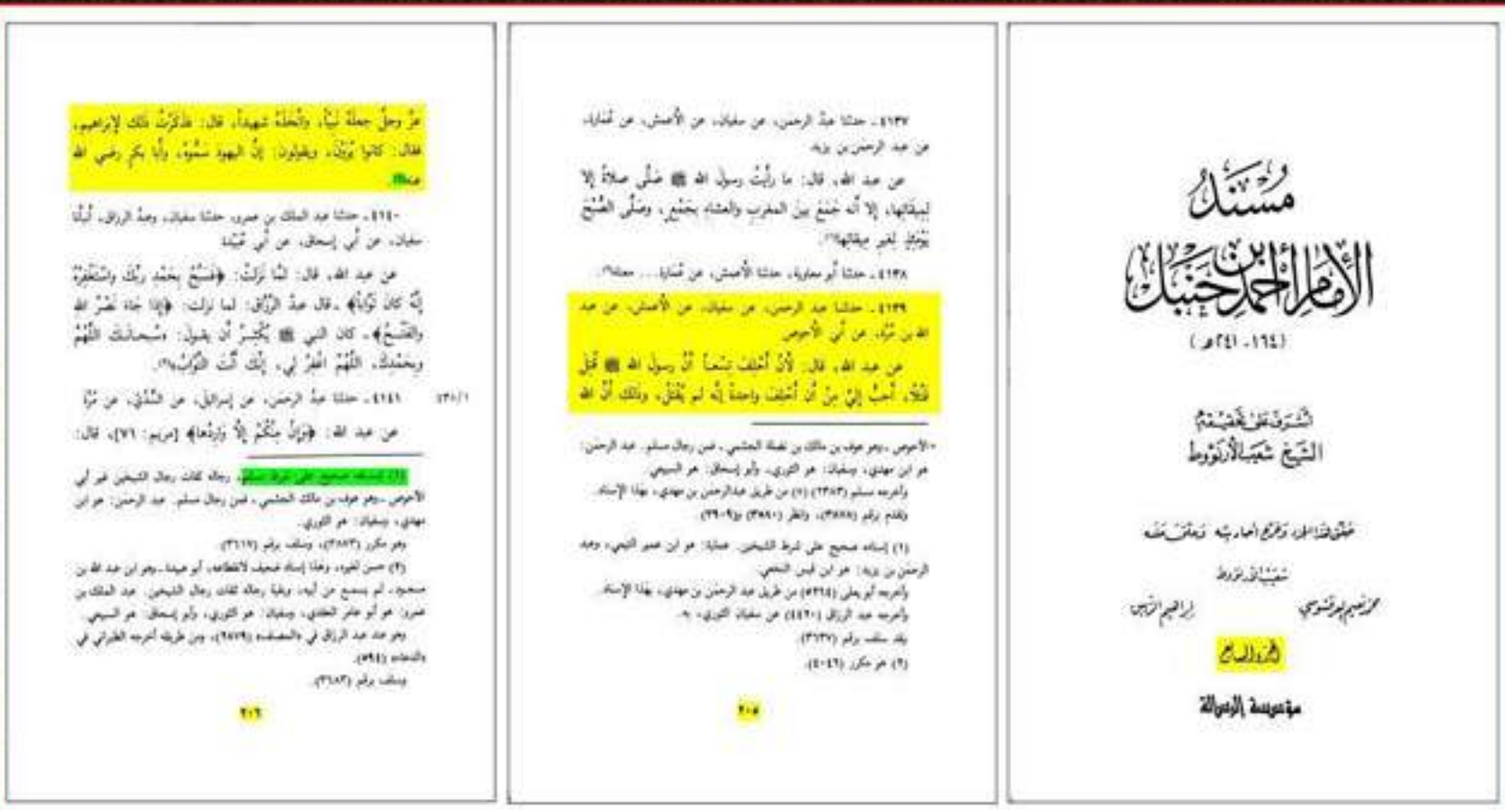

مُسْنَدُ
الإمامِ أحمدِ بنِ حنبل
(١٦٤ - ٢٤١ هـ)

اشترك على تخريجه وضبط نصه
الشيخ شعيب الأرنؤوط

خرّج أحاديثه وعلّق عليه
شعيب الأرنؤوط
محمد نعيم العرقسوسي
إبراهيم الزيبق

الجزء السابع

مؤسسة الرسالة

٤١٣٧ ـ حدثنا عبد الرحمن، عن سفيان، عن الأعمش، عن عُمارة، عن عبد الرحمن بن يزيد

عن عبد الله، قال: ما رأيتُ رسولَ الله ﷺ صلّى صلاةً إلا لميقاتها، إلا أنه جَمَعَ بين المغرب والعشاء بجَمْعٍ، وصلّى الصُّبْحَ يومئذٍ لغير ميقاتها[1].

٤١٣٨ ـ حدثنا أبو معاوية، حدثنا الأعمش، عن عُمارة... معناه[2].

٤١٣٩ ـ حدثنا عبد الرحمن، عن سفيان، عن الأعمش، عن عبد الله بن مُرّة، عن أبي الأحوص

عن عبد الله، قال: لأَنْ أحلف بسبعاً أنّ رسولَ الله ﷺ قُتِلَ قُتِلَ، أحبُّ إليَّ من أن أحلف واحدةً أنه لم يُقتَل، وذلك أنّ الله

---

(١) الأحوص: وهو عوف بن مالك بن نضلة الجشمي. فمن رجال مسلم. عبد الرحمن: هو ابن مهدي، وسفيان: هو الثوري، وأبو إسحاق: هو السبيعي.
وأخرجه مسلم (١٢٨٣) (٢) من طريق عبد الرحمن بن مهدي، بهذا الإسناد.
وتقدم برقم (٣٨٨٨)، وانظر (٣٨٩٠) و(٣٩٠٩).

(١) إسناده صحيح على شرط الشيخين. عُمارة: هو ابن عمير النخعي، وعبد الرحمن بن يزيد: هو ابن قيس النخعي.
وأخرجه أبو يعلى (٥٢١٤) من طريق عبد الرحمن بن مهدي، بهذا الإسناد.
وأخرجه عبد الرزاق (١٤٢٠) عن سفيان الثوري، به.
يأتي بنحو برقم (٣٦٣٧).

(٢) هو مكرر (٤٠٤٦).

مرّ وهو جملة ليلٍ، وانحطّ شهباً، قال: فذكرتُ ذلك لإبراهيم، فقال: كانوا يرَوْنَه، ويقولون: إنّ اليهود سَمُّوه، وأبا بكر رضي الله عنهما.

٤١٤٠ ـ حدثنا عبد الملك بن عمرو، حدثنا سفيان، وعبدُ الرزاق، أنبأنا سفيان، عن أبي إسحاق، عن أبي عُبَيْدة

عن عبد الله، قال: لمّا نزلت: ﴿فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا﴾ ـ قال عبدُ الرزاق: لما نزلت: ﴿إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ﴾ ـ كان النبي ﷺ يُكْثِرُ أن يقول: «سُبْحانَكَ اللَّهُمَّ وبِحَمْدِكَ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي، إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ»[1].

٤١٤١ ـ حدثنا عبدُ الرحمن، عن إسرائيل، عن السُّدّي، عن مُرّة عن عبد الله: ﴿وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا﴾ [مريم: ٧١]، قال:

---

(١) إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي الأحوص ـ وهو عوف بن مالك الجشمي ـ فمن رجال مسلم. عبد الرحمن: هو ابن مهدي، وسفيان: هو الثوري.
وهو مكرر (٣٨٨٣)، وسلف برقم (٣٦١٩).

(٢) حسن لغيره، وهذا إسناد ضعيف لانقطاعه، أبو عبيدة ـ وهو ابن عبد الله بن مسعود ـ لم يسمع من أبيه، وبقية رجاله ثقات رجال الشيخين. عبد الملك بن عمرو: هو أبو عامر العقدي، وسفيان: هو الثوري، وأبو إسحاق: هو السبيعي.
وهو عند عبد الرزاق في «المصنف» (٢٠٧٢٩)، ومن طريقه أخرجه الطبراني في «الدعاء» (٤٩٤).
وسلف برقم (٣٦٨٣).

ابن مسعود (صحابی) : به خدا قسم پیامبر شہید شدہ است.

+923332136992 facebook.com/madrasatulqaaim

شہادتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ

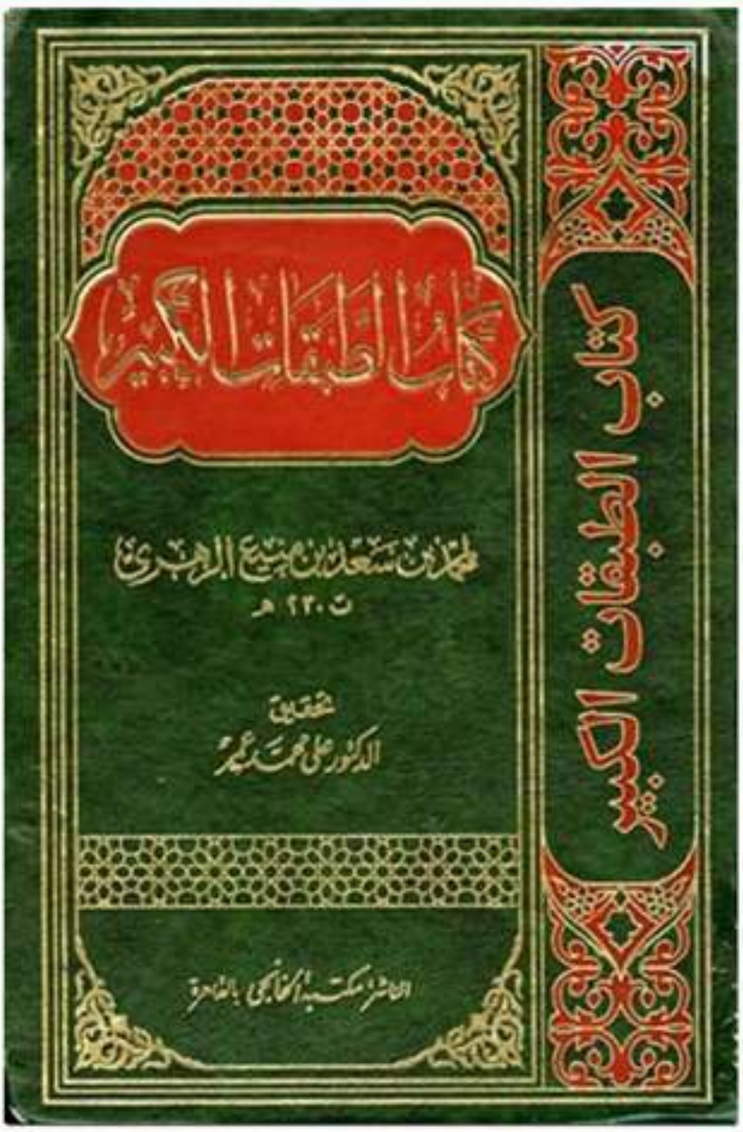

١٧٩

أخبرنا سعيد بن محمد الثقفي عن محمد بن عمرو ، عن أبي سلمة بن عبد الرحمن قال : كان رسول الله ، ﷺ ، لا يأكل الصدقة ويأكل الهدية ، فأهدت إليه يهودية شاة مصلية ، فأكل رسول الله ، ﷺ ، منها هو وأصحابه فقالت : إني مسمومة ! فقال لأصحابه : ارفعوا أيديكم فإنها قد أخبرني أنها مسمومة ، فرفعوا أيديهم فمات بشر بن البراء ، فأرسل إليها رسول الله ، ﷺ ، فقال : ما حملك على ما صنعت ؟ قالت : أردتُ أن أعلم إن كنتَ نبيًا لم يضرك ، وإن كنتَ فليكًا أرحتُ الناس منك ! فأمر بها فقتلت .

أخبرنا سعيد بن سليمان ، أخبرنا عباد بن العوام عن هلال بن خباب عن عكرمة عن ابن عباس : أن امرأة من يهود خيبر أهدت لرسول الله ، ﷺ ، شاة مسمومة ثم علمت بها أنها مسمومة فأرسل إليها فقال : ما حملك على ما صنعت ؟ قالت : أردتُ أن أعلم إن كنتَ نبيًا فسيطلعك الله عليه ، وإن كنت كاذبًا أريح الناس منك ! فكان رسول الله ، ﷺ ، إذا وجد شيئًا احتجم : قال : فخرج مرة إلى مكة ، فلما أحرم وجد شيئًا فاحتجم [1] .

أخبرنا سعيد بن سليمان قال : أخبرنا عباد بن العوام عن سفيان بن حسين عن الزهري عن سعيد بن المسيب وأبي سلمة بن عبد الرحمن عن أبي هريرة مثله أو نحوه ولم يعرض أنها رسول الله ، ﷺ .

أخبرنا هشام أبو الوليد الطيالسي ، أخبرنا أبو عوانة عن شعبة عن عبد الرحمن بن أبي ليلى قال : طُبَّ رسول الله ، ﷺ ، فأتاه رجل فحجمه بقرن على ذؤابته .

أخبرنا موسى بن داود ، أخبرنا ابن لهيعة عن عمر مولى غفرة قال : أمر رسول الله ، ﷺ ، بقتل المرأة التي سمت الشاة .

أخبرنا أبو معاوية الضرير ، أخبرنا الأعمش عن عبد الله بن مرة عن أبي الأحوص قال : قال عبد الله : لأن أحلف تسعًا أن رسول الله ، ﷺ ، قُتل قتلًا أحب إلي من أن أحلف واحدة وذلك بأن الله اتخذه نبيًا وجعله شهيدًا .

أخبرنا محمد بن عمر ، حدثني إبراهيم بن إسماعيل بن أبي حبيبة عن داود بن الحصين عن أبي سفيان عن أبي هريرة ، وحدثني محمد بن عبد الله عن الزهري

(١) الذهبي : السيرة النبوية ص ٥٢٤

ابن مسعود (صحابی) : به خدا قسم پیامبر شہید شدہ است.

+923332136992 facebook.com/madrasatulqaaim

شہادتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ

في نفسك الى القبر وأيما آثر أن تعجله ، بل قيل لتحظى بعجله ، بل
رجع للتصدق عليا في الدنيا الى الغريبا ، ومن ثامر التاريخ بعد الكرة على في نور
ذلك من القبر الذي سمعت أنه مزيد في ربيع ، ولا يأمن به الظاهر المعلوم
وإن كان لم قول به لكان وجيها للتأمل فيها

ثم اعلم أنه لا كراهة في صيد القبر لغير ، وإن في نفي تحريمه ، ولا
يجب إخراج ما يخرجه كبيره مكة كما صرح بذلك بعضهم لأصل براءة ،
بل من التفصيل في القاعدة أن من أرسل سهما للقتل لم يجب عليه ذلك ، لأن
الذي يجب كان يقول بالحل الغير يجب عليه بمجرد رؤية الصيد ، بخلاف
إرساله فيما ، ولا الإنكار عليه ، وكأنه أراد بذلك تأييد القاعدة
الجواز ، والله العالم

(مسألة) ولا يستحب زيارة النبي ﷺ في القاعدة رسول الله ﷺ بن عبد
ابن عبد المطلب بن هاشم بن عبد مناف مثل الله عليه وآله ، وذلك بمكة في شعب
أبي طالب يوم الاثنين عند طلوع الفجر سابع عشر شهر ربيع الأول عام الفيل ،
وكان عمر آمنة بنت وهب بن عبد مناف بن زهرة بن كلاب بن مرة بن كعب بن لؤي بن غالب في
مزرد أبيه عبد الله بن عبد المطلب الوسطى ، وقد اختلف فيما بين الولادة
والمقبل بعد أن أيام التشريق في ذلك الزمان كانت في رجب ، فإن صحيح
كان نبيه ، أن كان بقرار فيه حقيا به ، فيا

وفي كتاب عقد سنة وثلاثين الهجرة السابع والعشرين من رجب
قال بعضهم بالقدرة ، وقد الآتي القائل فيما من سنة إحدى عشرة
من الهجرة ، وقيل لاثنتي عشرة ليلة خلت من شهر ربيع الأول ، وهو من العمر
الكامل ستون سنة ، وفي التحرير فيه مسموماً

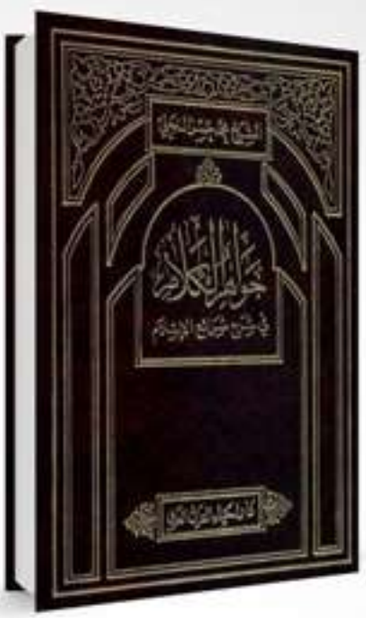

مسموم شہید شدن رسول خدا صلی الله علیه و آله در بیان شیخ محمد حسن نجفی رضوان الله علیه:

در روز دوشنبه ۲۸ صفر سال یازده هجری از دنیا رفت. و گفته می‌شود در روز ۱۲ ربیع الاول از دنیا رفته است، برای او ۶۳ سال سن بود. در تحریر آمده است که مسموم از دنیا رفت.

جواهر الکلام فی شرح شرائع الاسلام، تألیف شیخ محمد حسن نجفی، جلد ۲۰، صفحه ۷۹

+923332136992 facebook.com/madrasatulqaaim

شہادتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ

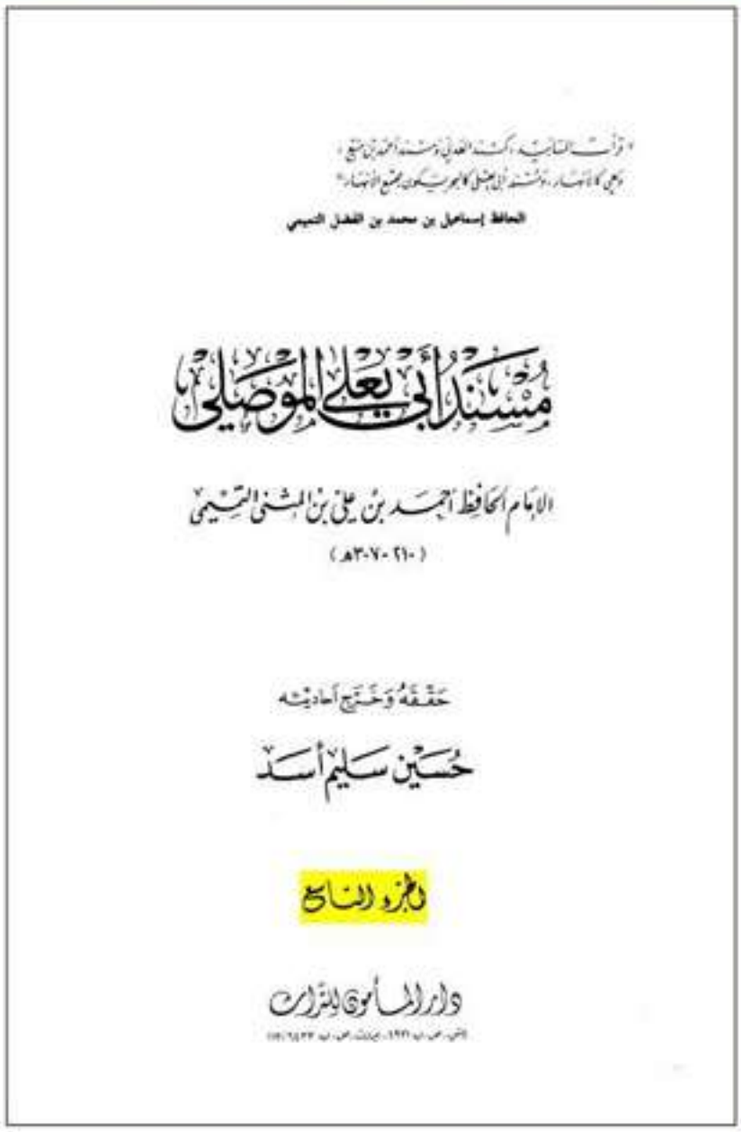

«وأصل الكتاب: المسند الكبير، ومسند أحمد بن منيع،
وهي كانت كبيرة، ومسند أبي يعلى كان أصغر منها، فجمع الجميع»

الحافظ إسماعيل بن محمد بن الفضل التيمي

مُسْنَدُ أَبِي يَعْلَى الْمَوْصِلِيِّ

الإمام الحافظ أحمد بن علي بن المثنى التميمي

(٢١٠-٣٠٧هـ)

حققه وخرج أحاديثه

حسين سليم أسد

الجزء الثامن

دار المأمون للتراث

اغْفِرْ لِقَوْمِي فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ»(١).

٢٤٠ - (٥٢٠٦) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَسَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَسْماً فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ: إِنَّ هَذِهِ لَقِسْمَةٌ مَا أُرِيدَ بِهَا وَجْهُ اللهِ! قَالَ: فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: فَقُلْتُ: يَا عَدُوَّ اللهِ أَنَا لَأُخْبِرَنَّ رَسُولَ اللهِ بِمَا قُلْتَ، قَالَ: فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: فَاحْمَرَّ وَجْهُهُ وَقَالَ: «رَحْمَةُ اللهِ عَلَى مُوسَى، لَقَدْ أُوذِيَ بِأَكْثَرَ مِنْ هَذَا فَصَبَرَ»(٢).

٢٤١ - (٥٢٠٧) وَحَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ، عن أبي الأحوص قال:

قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ لَأَنْ أَحْلِفَ بِاللهِ تِسْعاً أَنَّ ابْنَ صَائِدٍ هُوَ الدَّجَّالُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَحْلِفَ وَاحِدَةً، وَلَأَنْ أَحْلِفَ تِسْعَةً أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قُتِلَ قَتْلاً أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَحْلِفَ وَاحِدَةً وَذَلِكَ بِأَنَّ اللهَ اتَّخَذَهُ نَبِيّاً وَجَعَلَهُ شَهِيداً(٣).

(١) إسناده صحيح، وهو متصل بالإسناد السابق. وقد تقدم برقم (٤٩٩٢، ٥٠٧٢)، وسيأتي برقم (٥٢١٦).

(٢) إسناده صحيح، وهو إسناد سابقه، وقد تقدم برقم (٥١٣٣).

(٣) إسناده صحيح، وهو متصل بالإسناد السابق. وذكره الهيثمي في «مجمع الزوائد» ٨/٥٤ باب: ما جاء في ابن صياد، وقال: «رواه الطبراني، وأبو يعلى بنحوه باختصار، ورجال أبي يعلى رجال الصحيح».

وأخرج الجزء الثاني منه أحمد ١/٣٨١، والحاكم ٣/٥٨ من طريق أبي معاوية، بهذا الإسناد، وصححه الحاكم، ووافقه الذهبي.

وأخرجه أحمد ١/٤٠٨، من طريق عبد الرزاق، أخبرنا سفيان، عن-

ابن مسعود (صحابی) : به خدا قسم پیامبر شہید شدہ است.

+923332136992 facebook.com/madrasatulqaaim

شہادتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

الفائدة الثانية

تشتمل على أسامي الأئمة عليهم السلام وتاريخ ولادتهم، وفوتهم، ومدة عمرهم.

محمّد بن عبدالله بن عبدالمطّلب بن هاشم عليه السلام:

كنيته: أبو القاسم، ولد بمكّة يوم الجمعة السابع عشر من ربيع الأوّل في عام الفيل، وبعث يوم السابع والعشرين من رجب، وله أربعون سنة.

وقبض بالمدينة مسموماً يوم الاثنين للبقين بقيا من صفر سنة عشرة من الهجرة، وله ثلاث وستّون سنة.

أمّه: آمنة بنت وهب بن عبد مناف[1] ولدته فاطمة عليها السلام بعد المبعث بخمس سنين، ووقفت بعد أبيها بنحو مائة يوم[2][3].

(1) انظر التهذيب ٦: ٢ باب ١.

(2) راجع روضة الواعظين: ١٤٢، وفيها: وعاشت بعد أبيها اثنين وسبعين يوماً، وكشف الغمة ١: ٤٨٩، وفيه: خمسة وسبعين يوماً، والمعارف لابن قتيبة: ١٤٢، وفيه: مائة يوم.

(3) روى الكليني، في الصحيح، عن حبيب السجستاني قال: سمعت أبا جعفر عليه السلام يقول: ولدت فاطمة بنت محمّد صلى الله عليه وآله بعد مبعث رسول الله صلى الله عليه وآله بخمس سنين، وتوفيت ولها ثمانية عشر سنة وخمسة وسبعون يوماً، ولبثت بعد أبيها صلى الله عليه وآله خمسة وسبعون يوماً، رواه في الصحيح، (م ت).

الكافي ١: ٤٦٠/ ١٠ باب مولد أمير المؤمنين عليه السلام، ولم يرد فيه: لبثت بعد أبيها صلى الله عليه وآله خمسة وسبعون يوماً، ووردت هذه العبارة في أوّل باب مولد الزهراء فاطمة عليها السلام، تلاحظ.

وما بين القوسين لم يرد في نسختي وجوده ورد ذكره. وأيضاً ما بين القوسين لم يرد

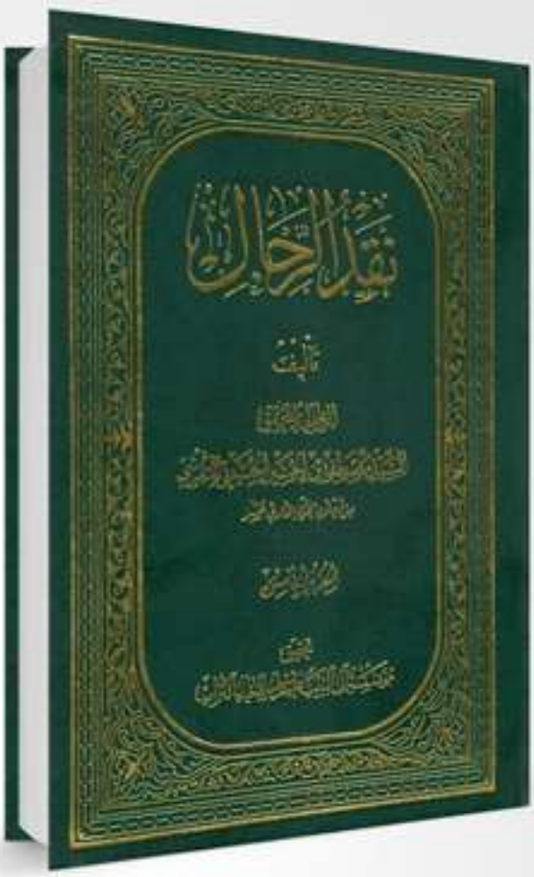

مسموم شہید شدن رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ در بیان علامہ تفرشی رضوان اللہ علیہ:

حضرت محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب روز دوشنبہ ۲۸ صفر سال دہم ہجری در حالی از دنیا رفت کہ مسموم شدہ بود و ۶۳ سال داشت۔

نقد الرجال، تألیف علامہ تفرشی، جلد ۵، صفحہ ۳۱۸

+923332136992 facebook.com/madrasatulqaaim

شہادتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ

پیشگویی رسول خدا صلی الله علیه و آله به شهادتش به وسیله سم

سلیم بن قیس هلالی از عبد الله بن جعفر رضوان الله علیهم نقل می کند که رسول خدا صلی الله علیه و آله خطبه‌ای خواندند و فرمودند: «ای مردم، آنگاه که من شهید شدم علی نسبت به شما از خودتان صاحب اختیارتر است. و آنگاه که علی به شهادت رسید پسرم حسن نسبت به مومنین از خودشان صاحب اختیارتر است. و آنگاه که پسرم حسن به شهادت رسید پسرم حسین نسبت به مومنین از خودشان صاحب اختیار است. و آنگاه که پسرم حسین به شهادت رسید پسرم علی بن الحسین نسبت به مومنین از خودشان صاحب اختیارتر است و با امر او آنان را اختیاری نیست. سپس حضرت رو به امیر المومنین علیه السلام کرد و فرمود: یا علی، بزودی او را می‌بینی، از من به او سلام برسان. وقتی او به شهادت رسید پسرش محمد نسبت به مومنین از خودشان صاحب اختیارتر است. و تو ای حسین او را درک می کنی، از من به او سلام برسان. سپس در نسل محمد مردانی یکی پس از دیگری خواهند بود که با امر آنان برای مردم اختیاری نیست.» بعد حضرت این مطلب را سه مرتبه تکرار کرد و فرمود: «هیچکدام از آنان نیست مگر آنکه نسبت به مومنین از خودشان صاحب اختیارتر است و با امرشان آنان را اختیاری نیست. همه‌ی آنان هدایت کننده و هدایت شده‌اند و آنان نه نفر از فرزندان حسین هستند.» امیر المومنین علیه السلام برخاست و در حالی که گریه می کرد عرض کرد: «پدر و مادرم فدایت ای پیامبر خدا، آیا تو هم کشته می‌شوی؟» پیامبر صلی الله علیه و آله فرمود: «آری، من با سم از دنیا می‌روم و شهید می‌شوم، و تو با شمشیر کشته می‌شوی و محاسنت از خون سرت رنگین می‌شود، و پسرم حسن با سم کشته می‌شود، و پسرم حسین با شمشیر کشته می‌شود، او را طغیانگر پسر طغیانگر، زنازاده پسر زنازاده، منافق پسر منافق می کشد.»

کتاب سلیم بن قیس الهلالی معروف به اسرار آل محمد، جلد ۲، صفحه ۸۳۷-۸۳۸

+923332136992 facebook.com/madrasatulqaaim

شہادتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ

مسموم شہید شدن رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ در بیان میرزا جواد تبریزی رضوان اللہ علیہ:

در روایت معتبری آمده است که به رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم سم دادند.

الانوار الالهية فی المسائل العقائدية، تألیف میرزا جواد تبریزی، صفحه ۲۶۵

+923332136992 facebook.com/madrasatulqaaim

شہادتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ

تهذيب الأحكام

في شرح المقنعة

لشيخ الطّائفة

أبي جَعْفَر مُحَمَّد بن الْحَسن بن عَليٍّ الطُّوسيِّ

رحمه الله

المتوفّى ٤٦٠ هـ

الجزء السّادس

صحّحه و علّق عليه

عليّ أكْبَر الغَفّاريّ

مكتبة الصّدوق

بسم الله الرّحمن الرّحيم

كتاب المَزار من كتاب التّهذيب

مختصرٌ في ذكر أنساب النّبيّ ﷺ والأئمة عليهم السلام؛ و زياراتهم و تواريخهم و قدر مشاهدهم، والخبر الوارد في زيارة كلّ واحدٍ منهم و ما يتعلّق بذلك.

﴿باب ١ ـ نسب رسول الله ﷺ﴾

﴿و تأريخ تولده و وفاته و موضع قبره﴾

[و] رَسولُ الله ﷺ محمّدُ بنُ عبدِالله بن عبدالمطّلب بن هاشم بن عبدمناف، سيّد المرسلين و خاتم النّبيّين ـ صلّى الله عليه و آله الطّاهرين ـ كنيته أبوالقاسم، وُلد بمكّة يوم الجُمُعة السّابع عشر من شهر رَبيع الأوّل في عام الفيل، و صَدَع بالرّسالة في يوم السّابع و العشرين من رَجب و له ﷺ أربعون سَنَة، و قبض بالمدينة مسموماً يوم الاثنين لليلتين بقيتا[1] من صفر سَنَة عشرة من الهجرة، و هو ابن ثلاث و سِتّين سَنَة، و أُمّه آمِنة بنت وَهْب ابن عبد مناف بن زُهرَة بن كِلاب بن مُرّة بن كَعب بن لُؤيّ بن غالب[2].

و قبره بالمدينة في حُجرته الّتي توفّي فيها، و كان قد أسكنها في حَياته عائشة

---

١ ـ في بعض النّسخ: «الثلاث بقين».

٢ ـ في هامش المخطوط «ابن قِهْر بن مالك بن نضر بن كِنانة بن خُزَيْمة بن مُدرِكة بن إلياس بن مضر بن نِزار بن معد بن عَدْنان» نسخة.

+923332136992 facebook.com/madrasatulqaaim

شہادتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ

مجمع البيان في تفسير القرآن

تأليف

أمين الإسلام أبي علي الفضل بن الحسن الطبرسي

طبعة جديدة منقحة

الجزء التاسع

دار المرتضى
بيروت

تناول الذراع فأخذها فلاك منها مضغة، وانتهش منها ومعه بشر بن البراء بن معرور، فتناول عظماً فانتهش منه، فقال رسول الله ﷺ: ارفعوا أيديكم، فإن كتف هذه الشاة تخبرني أنها مسمومة. ثم دعاها فاعترفت، فقال: ما حملك على ذلك؟ فقالت: بلغت من قومي ما لم يخف عليك، فقلت: إن كان نبياً فسيخبر، وإن كان ملكاً استرحت منه. فتجاوز عنها رسول الله ﷺ، ومات بشر بن البراء من أكلته التي أكل.

قال: ودخلت أم بشر بن البراء على رسول الله تعوده في مرضه الذي توفي فيه، فقال ﷺ: يا أم بشر ما زالت أكلة خيبر التي أكلت بخيبر مع ابنك تعاودني[1]، فهذا أوان قطعت أبهري[2]. وكان المسلمون يرون أن رسول الله ﷺ مات شهيداً مع ما أكرمه الله به من النبوة.

•••

قوله تعالى: ﴿وَأُخْرَىٰ لَمْ تَقْدِرُوا عَلَيْهَا قَدْ أَحَاطَ اللَّهُ بِهَا ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرًا ﴿٢١﴾ وَلَوْ قَاتَلَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوَلَّوُا الْأَدْبَارَ ثُمَّ لَا يَجِدُونَ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ﴿٢٢﴾ سُنَّةَ اللَّهِ الَّتِي قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلُ ۖ وَلَن تَجِدَ لِسُنَّةِ اللَّهِ تَبْدِيلًا ﴿٢٣﴾ وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُم بِبَطْنِ مَكَّةَ مِن بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ۚ وَكَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرًا ﴿٢٤﴾ هُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ مَعْكُوفًا أَن يَبْلُغَ مَحِلَّهُ ۚ وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُونَ وَنِسَاءٌ مُّؤْمِنَاتٌ لَّمْ تَعْلَمُوهُمْ أَن تَطَئُوهُمْ فَتُصِيبَكُم مِّنْهُم مَّعَرَّةٌ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ لِّيُدْخِلَ اللَّهُ فِي رَحْمَتِهِ مَن يَشَاءُ ۚ لَوْ تَزَيَّلُوا لَعَذَّبْنَا الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿٢٥﴾﴾.

● **القراءة:** قرأ أبو عمرو: «بما يعملون» بالياء، والباقون: بالتاء.

● **الحجة:** قال أبو علي: وجه قول أبي عمرو: وكان الله بما عمل الكفار من كفرهم، وصدكم عن المسجد الحرام، ومنعكم من دخوله بصيراً، فيجازي عليه. ووجه التاء: الخطاب قد جرى للقبيلتين في قوله: ﴿وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُم﴾، فالخطاب لتقدم هذا الخطاب.

● **اللغة:** التبديل: رفع أحد الشيئين وجعل الآخر مكانه، فيما حُكِمَ أن يستمر على ما هو به، ولو رفع الله حكماً إلى خلافه لم يكن تبديلاً لحكمه، لأنه لا يرفع شيئاً إلا في الوقت الذي تقتضي الحكمة رفعه فيه. والمعكوف: الممنوع من الذهاب في جهة بالإقامة في مكانه،

(١) وفي الحجري «العازني».
(٢) الأبهر: عرق مستبطن الصلب إذا انقطع لم يبق صاحبه.

+923332136992 facebook.com/madrasatulqaaim

شہادتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ

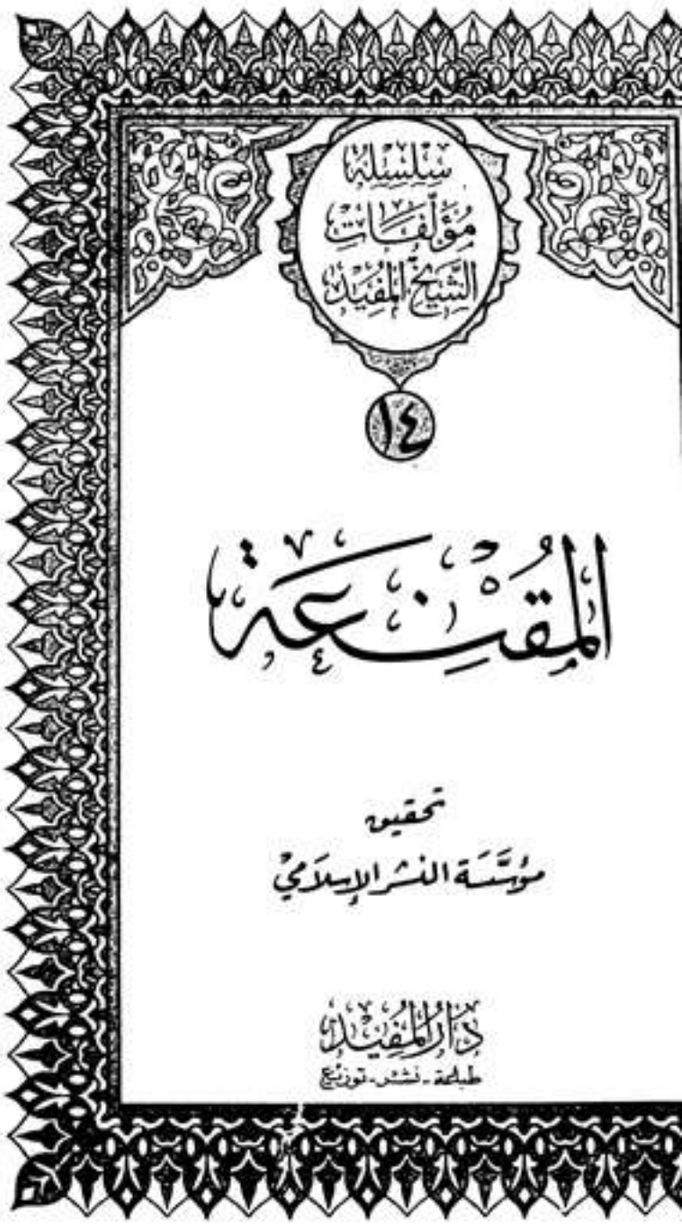

[١]

باب نسب رسول الله صلّى الله عليه وآله

وتاريخ مولده، ووفاته، وموضع قبره الشريف عليه الصّلاة والسّلام(١)

رسول الله صلّى الله عليه وآله(٢) محمّد بن عبدالله بن عبدالمطّلب بن هاشم بن عبد مناف، سيّد المرسلين، وخاتم النّبيّين صلّى الله عليه وآله الطّاهرين، كنيته أبوالقاسم.

ولد بمكّة، يوم الجمعة، السّابع عشر من ربيع الاوّل(٣) في عام الفيل.

وصدع بالرّسالة في اليوم(٤) السّابع والعشرين من رجب، وله عليه السّلام أربعون سنة.

وقبض بالمدينة مسموماً يوم الاثنين(٥) لليلتين بقيتا من صفر، سنة عشر من هجرته(٦)، وهو ابن ثلاث وستّين سنة.

وأُمّه آمنة بنت وهب بن عبد مناف بن زهرة بن كلاب بن مرّة بن كعب بن لؤيّ بن غالب.

---

(١) ليس «الشريف عليه الصلاة والسّلام» في (ألف، ب، ج) وفي ألف،ج «صلّى الله عليه وآله» بدلها.

(٢) ليس «رسول الله صلّى الله عليه وآله» في (ألف، ج)، وفي ألف: «هو محمّد...».

(٣) في ب، د: «من شهر ربيع الأوّل»، وليس «الاوّل» في (و).

(٤) في ألف، ب، ج، هـ: «يوم».

(٥) ليس «يوم الاثنين» في (د).

(٦) في د، ز: «من الهجرة».

+923332136992 facebook.com/madrasatulqaaim

شہادتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ

نقد الرجال

تأليف

الرجالي المحقق

السيد مصطفى بن الحسين الحسيني التفرشي

من أعلام القرن الحادي عشر

الجزء الخامس

تحقيق

مؤسسة آل البيت عليهم السلام لإحياء التراث

الفائدة الثانية

تشتمل على أسامي الأئمة عليهم السلام وتأريخ ولادتهم، وفوتهم، ومدّة عمرهم.

محمّد بن عبدالله بن عبدالمطّلب بن هاشم صلى الله عليه وآله:

كنيته: أبو القاسم، ولد بمكّة يوم الجمعة السابع عشر من ربيع الأوّل في عام الفيل، وبعث يوم السابع والعشرين من رجب، وله أربعون سنة.

وقبض بالمدينة مسموماً يوم الاثنين لليلتين بقيتا من صفر سنة عشرة من الهجرة، وله ثلاث وستّون سنة.

أمّه: آمنة بنت وهب بن عبد مناف[1] (وبنته فاطمة عليها السلام ولدت بعد المبعث بخمس سنين، وقبضت بعد أبيها بنحو مائة يوم[2])[3].

---

(١) انظر التهذيب ٦: ٢ باب ١.

(٢) راجع روضة الواعظين: ١٤٣، وفيها: وعاشت بعد أبيها اثنين وسبعين يوماً، وكشف الغمة ١: ٤٤٩، وفيه: خمسة وسبعين يوماً، والمعارف لابن قتيبة: ١٤٣، وفيه: مائة يوم.

(٣) روى الكليني ـ في الصحيح ـ: عن حبيب السجستاني قال: سمعت أبا جعفر عليه السلام يقول: ولدت فاطمة بنت محمّد صلى الله عليه وآله بعد مبعث رسول الله صلى الله عليه وآله بخمس سنين، وتوفيت ولها ثمانية عشر سنة وخمسة وسبعون يوماً، بقيت بعد أبيها صلى الله عليه وآله خمسة وسبعون يوماً، رواه في الصحيح، (م ت).

الكافي ١: ٣٨٠/١٠ باب مولد أمير المؤمنين عليه السلام، ولم يرد فيه: بقيت بعد أبيها صلى الله عليه وآله خمسة وسبعون يوماً، ووردت هذه العبارة في أوّل باب مولد الزهراء فاطمة عليها السلام، فلاحظ.

وما بين القوسين لم يرد في نسختي «م» و«ت». وأيضاً ما بين القوسين لم يرد =

+923332136992 facebook.com/madrasatulqaaim

شہادتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ

والأخبار في ذلك كثيرة.[1]

ويستحبّ أن يغتسل ويزوره بالمنقول، فإذا فرغ من زيارته أتى المنبر ومسحه ومسح رمّانتيه، وصلّى بين القبر والمنبر ركعتين، ثمّ يأتي مقام جبرئيل عليه السلام ويدعو بالمنقول، وإذا خرج من المدينة ودّعه.

ورسول الله صلى الله عليه وآله، هو محمد بن عبد الله بن عبد المطلب بن هاشم بن عبد مناف، كنيته أبو القاسم، ولد بمكّة يوم الجمعة سابع عشر ربيع الأوّل في عام الفيل، وبعث يوم السابع والعشرين من رجب وله أربعون سنة، وقبض بالمدينة مسموماً يوم الاثنين لليلتين بقيتا من صفر سنة عشرة من الهجرة، وله ثلاث وستّون سنة. أمّه آمنة بنت وهب بن عبد مناف بن زهرة بن كلاب بن مرّة بن كعب بن لؤي بن غالب، قبره عليه السلام بالمدينة في الحجرة الّتي توفّي فيها.

ومكّة حرم الله، والمدينة حرم رسول الله صلى الله عليه وآله، والكوفة حرم أمير المؤمنين عليه السلام، ويستحبّ المجاورة بالمدينة، والإكثار من الصلاة في مسجد الرسول صلى الله عليه وآله، فقد روى إسحاق بن عمّار في الصحيح عن الصادق عليه السلام عن النبي صلى الله عليه وآله:

«ان الصلاة في مسجده مثل ألف صلاة في غيره إلّا المسجد الحرام»[2].

ويكره النوم في المساجد ويتأكّد فيه.

ويستحبّ لمن أقام بالمدينة أن يصوم ثلاثة أيّام للحاجة: الأربعاء

١. لاحظ التهذيب: ٦ / ٣، الباب ٢، أحاديث الباب.
٢. التهذيب: ٦ / ١٥ برقم ٣٢.

+923332136992 facebook.com/madrasatulqaaim

شہادتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ

الفرق بين المعجزة والكرامة

❖ ما الفرق بين المعجزة والكرامة؟

بِنَاءً تَعَالَى: الفرق بين المعجزة والكرامة: أن المعجزة هي خرق العادة الذي يقترن بدعوى النبوة، ويأتي بها النبي لإثبات نبوته، وأما الكرامة فلا تكون مقترنة بدعوى النبوة، وأيضاً المعجزة عمل يعجز عنه غير النبي، وأما الكرامة فلها مراتب ربما يصدر بعضها من غير النبي بل من غير الإمام المعصوم أيضاً، والله العالم.

سم الرسول ﷺ

❖ هل مات رسول الله ﷺ مسموماً؟ وما الدليل على ذلك؟

بِنَاءً تَعَالَى: ورد في رواية معتبرة أنه ﷺ أُعطي السم، والله العالم.

الأنوار الإلهية
في المسائل العقائدية

المؤلف
آية الله العظمى الميرزا جواد التبريزي
دام ظله

+923332136992 facebook.com/madrasatulqaaim

شہادتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ

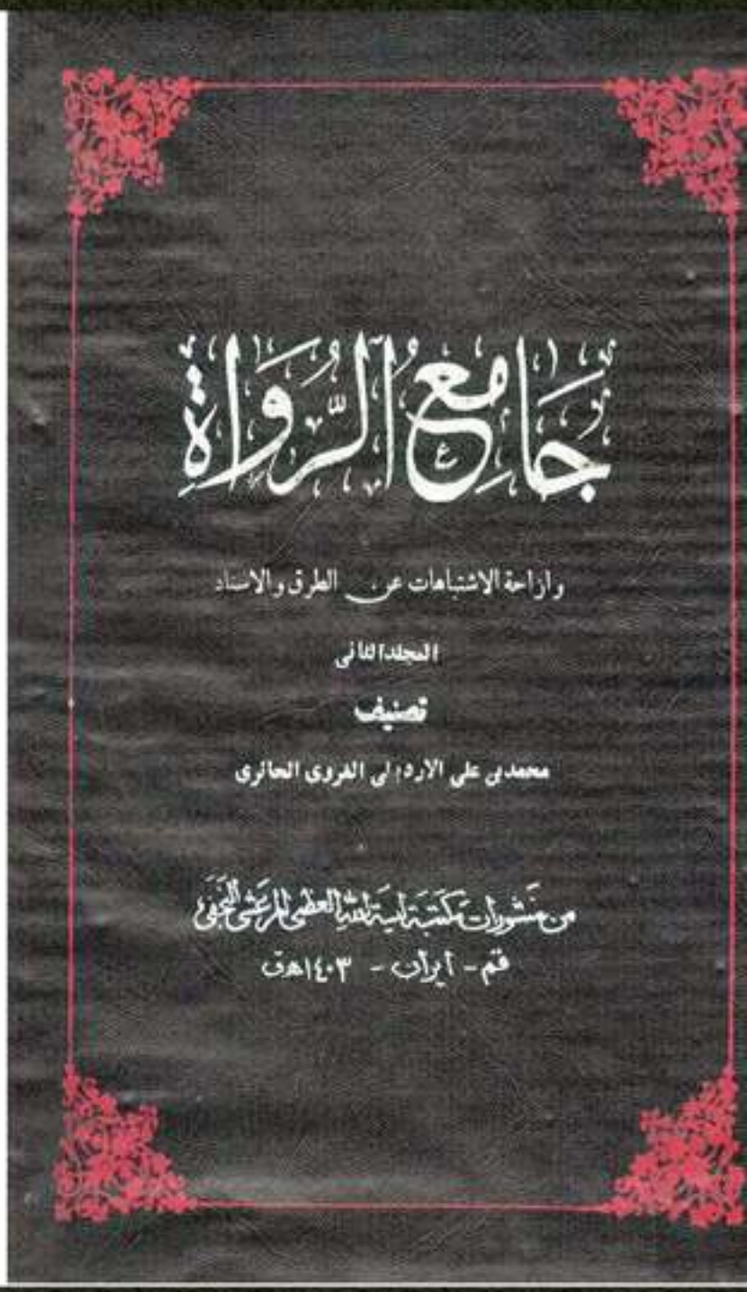

رواية محمد بن عيسى عن محمد بن الريان قال كتبت الى الرجل عليه السلام في [يب] في باب كيفية القطرة وفي [يس] في باب مقدار الصاع و رواية سهل بن زياد عن محمد بن الريان قال كتبت الى الرجل عليه السلام في [في] باب الثوب يصيبه الدم وفي [يب] في باب تطهير الثياب و كون محمد بن الريان من اصحاب ابي الحسن الثالث الهادي عليه السلام سليمان بن حفص البروزي عن الرجل العسكري عليه السلام في باب كيفية الصلوة .

الفايدة الثانية

ذكر الشيخ و غيره في كثير من الأخبار سعد بن عبدالله عن ابي جعفر والمراد بابي جعفر هذا هو احمد بن محمد بن عيسى ويرد ايضا في بعض الأخبار الحسن بن محبوب عن ابي القاسم والمراد به معوية بن عمار [منه] «مع» .

الفايدة الثانية

تشتمل على اسامي الأئمة عليهم السلام و تاريخ ولاداتهم وفوتهم ومدة عمرهم.

محمد بن عبدالله بن عبد المطلب بن هاشم صلى الله عليه وآله كنيته ابو القاسم ولد بمكة يوم الجمعة السابع عشر من ربيع الاول في عام الفيل وبعث يوم السابع والعشرين من رجب وله اربعون سنة وقبض بالمدينة مسموما يوم الاثنين لليلتين بقيتا من صفر سنة عشر من الهجرة وله ثلث و ستون سنة امه آمنة بنت وهب بن عبد مناف .

علي بن ابي طالب بن عبد المطلب بن هاشم امير المؤمنين عليه السلام كنيته ابو الحسن ولد بمكة في نفس الكعبة يوم الجمعة ثالث عشر ليلة خلت من رجب بعد عام الفيل بثلثين سنة و قبض ليلا بالكوفة ليلة الجمعة لتسع ليال بقين من شهر رمضان سنة اربعين من الهجرة وله يومئذ ثلث و ستون سنة وامه فاطمة بنت اسد بن هاشم .

الحسن بن علي بن ابي طالب عليه السلام كنيته ابو محمد ولد بالمدينة في شهر رمضان سنة اثنتين من الهجرة وقبض بالمدينة مسموما في صفر سنة تسع واربعين من الهجرة وله سبع و اربعون سنة امه فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وآله .

الحسين بن علي بن ابي طالب عليه السلام كنيته ابو عبدالله ولد بالمدينة آخر شهر ربيع الأول سنة ثلث من الهجرة وقبض بكربلا من ارض العراق قتيلا يوم الاثنين وقيل يوم الجمعة و قيل السبت عاشر المحرم قبل الزوال (كذا) سنة احدى و ستين من الهجرة وله ثمان و خمسون سنة امه فاطمة سيدة نساء العالمين .

علي بن الحسين زين العابدين عليه السلام كنيته ابو محمد ولد بالمدينة سنة ثلث وثلثين من الهجرة وقبض بالمدينة سنة خمس

+923332136992 facebook.com/madrasatulqaaim

شہادتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ

جواهر الكلام

« في شرح شرائع الإسلام »

تأليف

شيخ الفقهاء وامام المحققين الشيخ محمد حسن النجفي

المتوفى سنة ١٢٦٦

الجزء العشرون

قوبل بنسخة الأصل المخطوطة المصححة بقلم المصنف طاب ثراه

حققه وعلق عليه الشيخ عباس القوچاني

نفض بمقدمته

الشيخ علي الآخوندي

طبع على نفقة

دار احياء التراث العربي

بيروت - لبنان ١٩٨

في المسالك الى الشهرة أيضاً ، إلا أنا لم نتحققه ، بل لعل المتحقق خلافه ، بل رجع المصنف عنها في النافع الى الحرمة ، نعم ظاهر النافع عدم الكراهة في غير ذلك من الحرم الذي سمعت أنه بريد في بريد ، ولا بأس به لظاهر النصوص وإن كان لو قيل به لكان وجهاً للتسامح فيها .

ثم اعلم أنه لا كفارة في صيد الحرم المزبور ، ولا في قطع شجره ، ولا يجب إحرام في دخوله كحرم مكة كما صرح بذلك بعضهم للأصل وغيره ، بل عن الفاضل في المنتهى أن من أدخل صيدا المدينة لم يجب عليه إرساله ، لأن النبي صلى الله عليه وآله كان يقول ما فعل النغر وهو طائر صغير رواه الجمهور وظاهره إباحة إمساكه ، والا لأنكر عليه ، وكأنه أراد بذلك تأييد الأصل المقتضي للجواز ، والله العالم .

المسألة ﴿ الثانية يستحب زيارة النبي ﴾ أبي القاسم رسول الله صلى الله عليه وآله محمد بن عبدالله ابن عبد المطلب بن هاشم بن عبد مناف صلى الله عليه وآله ، ولد بمكة في شعب أبي طالب يوم الجمعة بعد طلوع الفجر سابع عشر شهر ربيع الأول عام الفيل ، وكان حمل أمه آمنة بنت وهب بن عبد مناف بن مرة بن كلاب به أيام التشريق في منزل أبيه عبد الله بمنى عند الجمرة الوسطى ، والاشكال فيما بين الولادة والحمل يدفعه أن أيام التشريق في ذلك الزمان كانت في رجب ، لأن حجهم كان فيه ، أو أن المراد ظهور حملها به فيها .

وعلى كل حال فقد صدع بالرسالة في اليوم السابع والعشرين من رجب لأربعين سنة ، وقبض بالمدينة يوم الاثنين لليلتين بقيتا من صفر سنة إحدى عشرة من الهجرة ، وقيل لاثنى عشرة ليلة بقيت من شهر ربيع الأول ، وله من العمر ثلاث وستون سنة ، وفي التحرير قبض مسموماً .

+923332136992 facebook.com/madrasatulqaaim

شہادتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ

مخطوطات
مكتبة آية الله المرعشي العامة
(١٥)

ملاذ الأخيار

في فهم تهذيب الأخبار

تأليف
العلم العلامة الحجة فخر الأمة المولى
الشيخ محمد باقر المجلسي

الجزء التاسع
(كتاب المزار ـ كتاب القضاء)

تحقيق
السيد مهدي الرجائي

باهتمام
السيد محمود المرعشي

وصدع بالرسالة في يوم السابع والعشرين من رجب وله صلى الله عليه وآله أربعون سنة . وقبض بالمدينة مسموماً يوم الاثنين لليلتين بقيتا من صفر سنة عشرة من الهجرة وهو ابن ثلاث وستين سنة ، وامه آمنة بنت وهب بن عبد مناف بن زهرة بن كلاب بن كعب بن لوي بن غالب، وقبره بالمدينة في حجرته التي توفي فيها وكان قد اسكنها في حياته عائشة بنت أبي بكر بن أبي قحافة ، فلما قبض النبي صلى الله عليه وآله اختلف أهل بيته ومن حضر من أصحابه في الموضع الذي ينبغي ان يدفن فيه ، فقال بعضهم : يدفن بالبقيع ، وقال آخرون : يدفن في صحن المسجد . فقال أمير المؤمنين عليه السلام : ان الله لم يقبض نبيه الا في اطهر البقاع فينبغي ان يدفن في البقعة التي قبض فيها ، فاتفقت الجماعة على قوله عليه السلام ودفن في حجرته على ما ذكرناه .

قوله : وصدع بالرسالة

في القاموس : صدع بالحق تكلم به جهاراً[1].

---

١) القاموس المحيط ٣/٤٩ .

+923332136992 facebook.com/madrasatulqaaim

شہادتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ

رسائل ٢١

آل طوق القطيفي

مجموعة مؤلفات
العلامة المحقق الشيخ أحمد بن الشيخ صالح آل طوق القطيفي
المتوفى بعد سنة ١٢٤٥هـ

المجلد الرابع

تحقيق ونشر
شركة دار المصطفى لإحياء التراث

وقيل: ابن ستّ، وربّاه عبد المطلب، ثمّ بعده أبو طالب. أقام بمكّة قبل البعثة أربعين سنة، وبعد البعثة ثلاث عشرة سنة. ثمّ هاجر إلى المدينة وأقام بها عشر سنين»[1].

وفاته عليه السلام

قبض عليه السلام في الحادية عشرة من الهجرة إن أخذنا حساب بدئها من المحرم، وفي العاشرة إن أخذنا بدأها من يوم هجرته من مكّة، فلا اختلاف بين القولين. وتوفّي عليه السلام يوم الاثنين على الأشهر الأقوى الثامن والعشرين من صفر بالنصّ والإجماع، والمخالف شاذّ معلوم النسب.

قال الشيخ عبد الله بن صالح البحراني: (المشهور بين أصحابنا أن وفاته عليه السلام في اليوم الثامن والعشرين من صفر سنة إحدى عشرة من الهجرة كما ذكره المفيد[2] والشيخ[3] وابن طاووس والشهيد[4] وغيرهم[5]، ولم يخالف في ذلك سوى الكليني[6] وذكر أنه في اليوم الثاني عشر كيوم ولادته عليه السلام. وانتقل إلى جوار الله شهيداً مسموماً بالنصّ[7] والإجماع وصافي الاعتبار، فإنّ مرتبة الشهادة من أعلى درج القرب فلا تفوت مَن جمع كمالات الوجود المطلق، فمنه فاض كلّ كمال وَجود ووُجود).

وفي الخبر: «ما منا إلّا من خرج على الشهادة»[8].

وفيه أيضاً: «إنهما ستتاه»[9]. لا كما قال بعض الأفاضل: (إنه مات بسمّ اليهود في

---

(١) مناقب آل أبي طالب ١: ٢٢٣.
(٢) مسار الشيعة (ضمن سلسلة مؤلّفات الشيخ المفيد) ٧: ٤٦ ـ ٤٧.
(٣) تهذيب الأحكام ٦: ٢ / ب ١. (٤) الدروس ٢: ٦.
(٥) كشف الغمّة ١: ١٦، روضة الواعظين ١: ٧١. (٦) الكافي ١: ٤٣٩.
(٧) تفسير العيّاشي ١: ٢٢٤ / ١٥٢، بحار الأنوار ٢٢: ٥١٦.
(٨) روضة الواعظين: ٢٢٣.
(٩) بحار الأنوار ٢٢: ٥١٦ / ٢٣، وهو نقلاً عن العياشي الذي يظهر أن نسخة البحار منه كذلك، أما النسخة التي في أيدينا منه، فليه: «قسم قبل الموت، إنهما ستتاه» كما سيأتي في الصفحة التالية.

+923332136992 facebook.com/madrasatulqaaim

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عام
موضوع: خاص
الخص

التاريخ: 2014/12/3
1393/9/12

رقم الصفحة: 9239

الأسئلة والأجوبة

سلام علیکم

آیا پیامبر (صلی الله علیه وآله) به مرگ طبیعی از دنیا رفتند یا به شهادت رسیدند؟

بسمہ السلام علیکم

روایات در سہادت آنحضرت به مسمومیت وارد شده .

۳

شہادتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ

فأوّل من تزوّج بها خديجة بنت خويلد، و هو ابن خمس و عشرين سنة. ثمّ بعد موتها سودة بنت زمعة، ثمّ عائشة، و لم يتزوّج بكراً سواها، ثمّ أمّ سلمة و حفصة، ثمّ زينب بنت جحش من الحلفاء، ثمّ جويرية بنت الحارث، ثمّ أمّ حبيبة بنت ابي سفيان، ثمّ من بني إسرائيل صفيّة بنت حُيي، ثمّ ميمونة الهلاليّة، ثمّ فاطمة بنت شريح الواهبية، ثمّ أمّ المساكين زينب بنت خزيمة، ثمّ اسماء بنت النعمان، ثمّ قتيلة أخت الاشعث[1]، ثمّ أمّ شريك، ثمّ سبا[2] بنت الصلت.

و كانت له وليدتان[3]: مارية القبطيّة، وريحانة بنت زيد بن شمعون.

و كان له من الأولاد ثمانية، وُلِدَ له من خديجة قبل المبعث القاسم، و رقيّة، وزينب، و أم كلثوم. و ذكر بعض اصحابنا في رقيّة و زينب أنّهما بنتا ابنٍ، لا بنتان على الحقيقة، و أنّهما بنتا هالة اخت خديجة[4]. و قد نقل عن ائمة الهدى عليهم السلام[5].

و بعد المبعث: الطيّب، و الطاهر، و فاطمة. و روي أنّه لم يُولد له بعد المبعث سوى فاطمه عليها السلام[6]، و انّ الطيّب و الطاهر قبله، و له أيضاً ولد يُسمّى إبراهيم.

و نزل عليه الوحي و تحمّل أعباء الرسالة يوم السابع و العشرين في رجب، وهو ابن أربعين سنة.

و اصطفاه ربّه إليه بالمدينة مسموماً يوم الاثنين، لليلتين بقيتا من صفر، سنة إحدى عشرة من الهجرة، و له ثلاثة و ستّون سنة. و دفن في حجرته التي توفّي فيها.

ومات أبوه عبد الله و هو ابن شهرين، و في كشف الغمّة: أنّه بقي مع أبيه سنتين و أربعة أشهر[7].

---

١. في «س»: بنت الأشعث.

٢. كذا في «م» و «س». ويحتمل كونه تصحيف سبى أو سناء. راجع البحار ٢٢: ١٩٢، ١٩٤ و ١٩٥. وفي «ب»: صبا.

٣. الوليدة: الأمة. أنظر الصحاح للجوهري ٤: ١٦٧١، ومجمع البحرين ٤: ١٦٥.

٤. الاستغاثة لعليّ بن أحمد الكوفي: ١٠٨.

٥. هذا منقول من كتاب الاستغاثة للشريف ابي القاسم عليّ بن احمد الكوفي المتوفى عام ٣٥٢هـ. فأنظر اعيان الشيعة ٣٥: ٧.

٦. الكافي ١: ٤٣٩ باب مولد النبيّ صلى الله عليه وآله.

٧. كشف الغمّة ١: ١٦، وأنظر المنتظم ٢: ٢٤٥.

+923332136992 facebook.com/madrasatulqaaim

شہادتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ

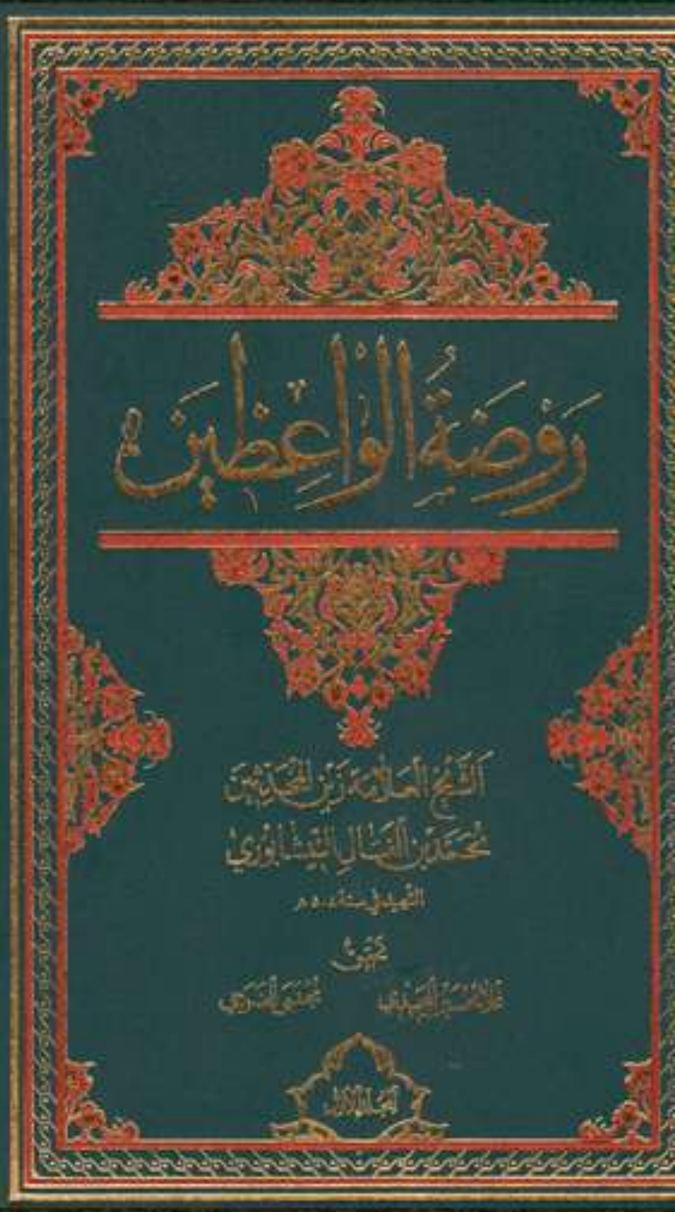

مجلس في ذكر وفاة سيّدنا ومولانا ﷺ

اعلم: أنّ النبيّ ﷺ قُبض بالمدينة مسموماً يوم الاثنين لليلتين بقيتا من صَفَر، سنة عشر من هجرته وهو ابن ثلاثٍ وستّين سنة، وقيل: كان وفاته في شهر ربيع الأوّل، والأول هو المعتمد[1]، وهذا شاذّ.

فلمّا قُبض ﷺ اختلفَ أهلُ بيته ومَن حضرهم من الصحابة في الموضع الذي يُدفَن فيه؛ فقال بعضهم يُدفن بالبقيع، وقال آخرون: في صحن المسجد[2].

[١٨٥] ١ ـ فقال أمير المؤمنين ﷺ: إنّ الله عزّوجلّ لم يقبض نبيّه ﷺ إلّا في أطهر البقاع، فينبغي أن يُدفن في البقعة التي قُبض فيها. فاتّفقت الجماعةُ على قوله ﷺ ودُفِن ﷺ في حجرته[3].

[١٨٦] ٢ ـ وروي أنّ رجلين دخلا على عليّ بن الحسين ﷺ من قريش فقال: ألا أحدّثكما عن رسول الله ﷺ؟ فقالا: بلى حدّثنا عن أبي القاسم ﷺ.

قال: سمعت أبي يقول: لمّا كان قَبْل وفاة النبيّ ﷺ بثلاثة أيام، هبطَ جبرئيلُ ﷺ فقال: يا أحمدُ، إنّ الله عزّوجلّ أرسلني إليك إكراماً وتفضيلاً لك

---

(١) زاد في المطبوع: «عليه».

(٢) مصنّفات الشيخ المفيد (المقنعة): ٤٥٦/١٤.

(٣) التهذيب: ٢/٦، المقنعة: ٤٥٧، المناقب لابن شهر آشوب: ٢٤٠/١، عنه البحار: ٢٩/٥٢٥/٢٢ كلها نحوه.

+923332136992 facebook.com/madrasatulqaaim

شہادتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ

پایگاه اطلاع رسانی دفتر
حضرت آیت الله العظمی سید محمد صادق روحانی (مدظله العالی)
انما یخشی الله من عباده العلماء
بروزرسانی: شنبه ۲۶ آبان ۱۳۹۷ عربی

جستجو...
صفحه اصلی
زندگینامه علمی معظم له
میعاد با خورشید
مجموعه تالیفات فارسی
مجموعه تالیفات عربی
فقه الصادق
استفتائات شرعی
استفتائات اعتقادی
ارسال استفتاء
معانی لغات و اصطلاحات شرعی
اخبار و بیانیه ها
دستورات دینی و اخلاقی
برگی از تاریخ
نامه های تاریخی
اعلامیه های تاریخی
نهج البلاغه
دعاهای صحیفه سجادیه

مسمومیت پیامبر (صلی الله علیه وآله وسلم)

استفتاء:

آیا این مطلب که رسول گرامی اسلام (صلی الله علیه وآله وسلم) به خاطر مسمومیت از دنیا رفته اند، صحیح می باشد؟

جواب:

باسمه جلت اسمائه: نتیجه تحقیقات به دست آمده این است که: رسول گرامی (صلی الله علیه وآله وسلم) روز دوشنبه 28 صفر سال یازدهم هجری در 63 سالگی و در مدینه مسموم شده و رحلت نمودند. روایات ویژه ای بر این مطلب دلالت می کند و روایت عام «هیچ یك از ما نیست مگر اینکه کشته و یا مسموم شده باشد» (1)، که دارای سند معتبری نیز می باشد، همین مطلب را تأیید می کند.

1- ما منّا إلاّ مقتولٌ أو مسمومٌ: کتابه الآثر، ص 227، من الامام الصادق (علیه السلام) أنه قال: ما منّا إلاّ مقتول أو شهید، الفصول المهمه، ص 278، و در بحار با حذف (أو) آمده است که مناسب تر می نماید. ج 29، ص 209.

بازگشت به "خاتم پیامبران (صلی الله علیه و آله و سلم)" | بازگشت به موضوعات

+923332136992 facebook.com/madrasatulqaaim

شہادتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ

w.al-milani.com/farsi/qa/qa.php?cat=3&itemid=418

Search

Web Slice Gallery

جستجو

Google Custom Search

صفحه اصلی › پرسش و پاسخ › پیامبر گرامی اسلام › موضوع درگذشت پیامبر رحلت است یا شهادت؟

تشکر

موضوع درگذشت پیامبر رحلت است یا شهادت؟

با تشکر

تعداد بازدید: 3468 علامحسین نجارزاده

پاسخ
آیت الله سید علی حسینی میلانی مدظله

بسمه تعالی

السلام علیکم

روایات دالّه بر شهادت متعدد است.

6731

القسم العربي

نصب نوارابزار

پرسش و پاسخ

ثبت نام

طرح پرسش

سؤالات متداول

سؤالات ویژه

کاربران

ثبت ورود

نام کاربری

+923332136992

facebook.com/madrasatulqaaim

[1] باب نسب رسول الله صلى الله عليه وآله وتاريخ مولده، ووفاته، وموضع الشريف عليه الصلاة والسلام (1) رسول الله صلى الله عليه وآله (2) محمد بن عبد الله بن عبد المطلب بن هاشم بن عبد مناف، سيد المرسلين، وخاتم النبيين صلى الله عليه وآله الطاهرين، كنيته أبو القاسم.

ولد بمكة، يوم الجمعة، السابع عشر من ربيع الأول (3) في عام الفيل.

وصدع بالرسالة في اليوم (4) السابع والعشرين من رجب، وله عليه السلام أربعون سنة.

وقبض بالمدينة مسموما يوم الاثنين (5) لليلتين بقيتا من صفر، سنة عشر من هجرته (6)، وهو ابن ثلاث وستين سنة.

وأمه آمنة بنت وهب بن عبد مناف بن زهرة بن كلاب بن مرة بن كعب بن لوي بن غالب.

شہادتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ

نظر علامہ حلی رضوان اللہ علیہ در مورد شہادت حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ:

محمد بن عبد الله (صلى الله عليه وآله)... در روز دوشنبه بیست و هشت صفر سال دهم هجری در حالی از دنیا رفت که مسموم شده بود.

تحرير الأحكام الشرعية على مذهب الإمامية، جلد ٢، صفحه ١١٨

+923332136992 facebook.com/madrasatulqaaim

شہادتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ

في معجزات الامام الحسن بن علي (ع) ٢٤١

٦ـ ومنها : [روى] أنّ الحسن عليه السلام [وأخوته] وعبدالله بن العباس كانوا[1] على مائدة ، فجاءت جرادة و وقعت على المائدة .

فقال عبدالله للحسن : أيّ شيء مكتوب على جناح الجرادة ؟

فقال : مكتوب عليها: أنا الله لا إله إلا أنا ، ربّنا ألهمت الجراد رحمة[2] لقوم جياع لِيأكلوه [3] ، وربّنا ألهمتها نقمة على قوم تأكل أطعمتهم .

فقام عبدالله ، وقبّل رأس الحسن ، وقال: هذا من مكنون العلم[4] .

٧ ـ ومنها : ماروي عن الصادق ، عن آبائه عليهم السلام أنّ الحسن عليه السلام قال لأهل بيته: إنّي أُسمّ بالسم ، كما مات رسول الله صلى الله عليه وآله. فقالوا : ومن يفعل ذلك .

قال: امرأتي جعدة بنت الأشعث بن قيس، فانّ معاوية يدسّ إليها ويأمرها بذلك.

قالوا : أخرجها من منزلك ، وباعدها من نفسك . قال: كيف اخرجها و لم تفعل بعد شيئاً ، ولو أخرجتها ماقتلني غيرها، وكانها علم عند الناس .

فما ذهبت الأيّام حتّى بعث إليها معاوية مالاً جسيماً ، وجعل يمنّيها بأن يعطيها مائة ألف درهم أيضاً [2] و يزوّجها من يزيد ، و حمل إليها شربة سمّ ، فسقيها الحسن فانصرف[3] إلى منزله وهو صائم فأخرجت [له] وقت الافطار ـ وكان يوماً حاراً ـ شربة

ـ ورواه الشيخ حسين بن عبدالوهاب في عيون المعجزات : ٦٠ من طريق العامة عن سليمان ابن احمال بن سليمان بن علي بن عباس، عنه مدينة المعاجز : ٢٥٣ ح ٩٠ .

والاربلي في كشف الغمة عن معالم العترة الطاهرة للجابلقي : ١٧/١ ه عن ابن عباس .

عنه البحار : ٣٠٢/٤٣ ضمن ح ٦٥ جميعاً نحوه .

١) وكانا م ، البحار . ٢) ورزقاه ط ، ن .

٣) وليأكلوها م .

٤) عنه البحار : ٣٣٧/٤٣ ح ٨٥ ، أورده في مدينة المعاجز : ٢٢٣ ح ٨٣ .

ورووى نحوه في صحيفة الرضا : ٢٥٩ ح ١٩٤ ، وجامع لتقريبة الحديث .

٥) وأيضاً دنيا م ، ط . ٦) وفي بعض الايام انصرف م ، ط

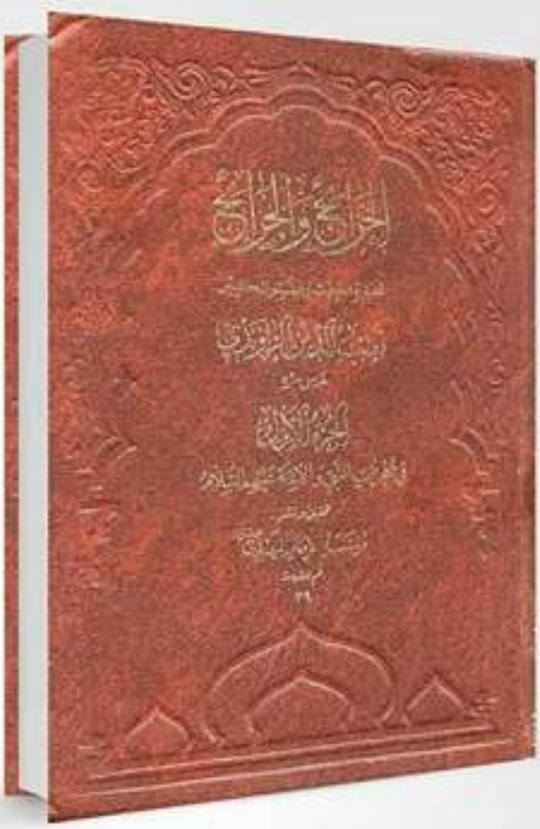

شہادت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ بہ وسیلہ سم در بیان امام حسن علیہ السلام

امام جعفر صادق علیہ السلام بہ نقل از پدرانشان فرمودند: امام حسن علیہ السلام بہ اہل بیتشان فرمودند: من با سم از دنیا می روم، همانگونہ کہ رسول اللہ از دنیا رفتند. گفتند: چہ کسی آن کار را انجام می دهد؟ امام فرمودند: همسرم جعدہ دختر اشعث بن قیس (لعنت اللہ علیہما).

الخرائج و الجرائح، جلد ۱، صفحہ ۲٤۱

+923332136992 facebook.com/madrasatulqaaim